REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 6.

جلد ۳۳ — شمارہ ۱۷

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

The Weekly BADR Qadian-143516

## اخبار احمدیہ

قادیان ۲۲ر شہادت (اپریل)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں مورخہ ۴/۸/۱۹ کو ربوہ سے قادیان آنے والے ایک عزیز کے ذریعہ موصول ہونے والی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ "حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مورخہ ۴/۸/۱۱ کو ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں"۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۲ر شہادت (اپریل)۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں افضل ربوہ مجریہ ۴/۸/۱۱ کے ذریعہ موصول ہونے والی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ "تپ اور جسم میں درد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ کمزوری بہت ہے"۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل صحت و شفایابی کے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں۔

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ اور جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

۲۳ر رجب ۱۴۰۴ ہجری — ۲۶ر شہادت ۱۳۶۳ ہش — ۲۶ر اپریل ۱۹۸۴ء

# دعوت الی اللہ کی مہم سے خوف کھانے والا احمدی شرک کا مرتکب ہوگا

# اللہ نے پوری شدت سے ہمیں وعدہ دیا ہے کہ وہ ہمارے ہر خوف کو امن سے بدل دے گا!

## کسی خوف کو دل میں جگہ دیئے بغیر پورے عزم سے دعوت الی اللہ کی بھرپور مہم جاری رکھیں

## دارالہجرت ربوہ میں جماعت احمدیہ کی پینسٹھویں (۶۵) کامیاب مجلس مشاورت

## حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور افتتاحی و اختتامی خطابات

قادیان: ۱۹ر شہادت (اپریل)۔ روزنامہ الفضل ربوہ کے ذریعہ موصولہ اطلاعات کے مطابق ایوانِ محمود ربوہ میں جماعت احمدیہ کی پینسٹھویں (۶۵) مجلسِ مشاورت مورخہ ۳۰، ۳۱ر مارچ و یکم اپریل ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہو کر غیر معمولی کامیابیوں سے ہمکنار ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگئی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ٹھیک چار بجے ایوانِ محمود میں تشریف لائے۔ اور تلاوتِ قرآن کریم سے مجلسِ مشاورت کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ قرآن کریم کی تلاوت مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب سرگودھا نے کی۔ بعد ازاں حضور نے دعا کرائی اور دعا کے بعد اپنے خطاب کا آغاز فرمایا۔

### افتتاحی خطاب

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ دنیا ایسے دور میں داخل ہو رہی ہے جہاں بڑی بڑی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ اور ان تبدیلیوں کا غلبۂ اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ اگر یہ تبدیلی خوشگوار ہو تب بھی اور اگر یہ ناگوار گزرے تب بھی یہ تبدیلی ہمارے ہی فائدہ کے لئے ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے منافقوں اور مومنوں کے درمیان امتیاز پیدا کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ منافق کی نشانی یہ ہے کہ جب مشکل کا وقت آتا ہے تو وہ رک جاتا ہے اور ڈر جاتا ہے۔ جبکہ مومن کسی بھی مشکل کے وقت نہ تو رکتا ہے اور نہ ہی اُسے خدا کے سوا کبھی بھی کسی کا خوف ہو سکتا ہے۔ مومن اللہ تعالیٰ کی اس تدبیر پر قوی بھروسہ رکھتا ہے جو دنیا بھر کے افراد کی تدابیر پر غالب آنے والی ہے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ خوشخبری دی ہے کہ تم بے فکر ہو کر ہر روز اپنا قدم آگے ہی آگے بڑھاتے چلے جاؤ۔ اپنے مقصد سے کبھی غافل نہ ہو۔ تم اللہ تعالیٰ کے ولی یعنی دوست اور مددگار بن جاؤ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہیں کسی قسم کا خوف لاحق نہیں ہوگا۔

حضور نے دعا کی کہ خدا کرے کہ سب کے سب احباب جماعت، بچے۔ بڑے۔ بوڑھے۔ مرد۔ عورتیں اولیاء اللہ بن جائیں۔ کیونکہ اولیاء اللہ بننا ہمارے اپنے اختیار میں ہے، جبکہ دنیا کے دیگر وسائل اور تدابیر ہمارے اختیار میں نہیں ہیں۔ اس سے ہم اولیاء اللہ بنیں گے۔ تبھی ہم دنیا کے خوف اور حزن سے نجات پا سکیں گے۔ اور تبھی ہم ترقی کی راہ پر قدم مار سکیں گے۔

حضور کے خطاب کے بعد مجلسِ مشاورت کی باقی کارروائی شروع ہوئی۔ چنانچہ حضور کے ارشاد پر امیر جماعتِ احمدیہ ضلع کراچی مکرم چوہدری احمد مختار صاحب سٹیج پر آئے اور کارروائی کو جاری رکھتے ہوئے حضور کی معاونت کا شرف حاصل کیا۔

### سب کمیٹیوں کی تشکیل

مجلسِ مشاورت کے ایجنڈے میں امسال چار تجاویز شامل ہیں۔ ان پر غور کرنے کے لئے چار سب کمیٹیاں بنائی گئیں۔ پہلی سب کمیٹی تجویز ۱ اور تجویز ۴ پر غور کرنے کے لئے بنائی گئی۔ اس کا صدر حضور ایدہ اللہ نے مکرم میر نور احمد صاحب تالپور کو اور سیکرٹری مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب کو مقرر فرمایا۔ دوسری سب کمیٹی تجویز ۲ یعنی سفارشات شوریٰ سٹینڈنگ کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ پر غور کرنے کے لئے بنائی گئی۔ حضور نے اس کمیٹی کا صدر مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب امیر ضلع ساہیوال کو اور سیکرٹری مکرم مولوی محمد بشیر شاد صاحب سیکرٹری بہشتی مقبرہ کو مقرر فرمایا۔

تیسری سب کمیٹی تجویز ۳ یعنی بجٹ صدر انجمن احمدیہ

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۰ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساڑی مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۶ شہادت ۱۳۶۳ ہجری شمسی

# یہ دعا ہی تو تھی جس کا تھا معجزہ ساحروں کے مقابل بنا تھا اژدہا
# آج بھی دیکھنا مردِ حق کی دعا سحر کی ناگنوں کو نگل جائے گی

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ)

انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں پر مصائب و آلام کا آنا اور منکرین کی طرف سے اُن کی تکذیب کے ساتھ ساتھ ایذاء دہی کے مختلف طریق اختیار کئے جانا سُنتِ قدیمہ بن چکی ہے۔ صراطِ مستقیم کو ہمیشہ ظالموں کے ظلم کا نشانہ بننا پڑا ہے۔ اور انبیاء کے ہاتھ کا لگا ہوا پودا خون اور آنسوؤں کی آبیاری کے بغیر پنپا نہیں کرتا۔ لیکن اس کے مقابل پر انبیاء ہمیشہ اپنے مشن میں کامیاب رہے ہیں۔ اور منکرین کو ہمیشہ مُنہ کی کھانی پڑی ہے۔ آج بھی ہادیٔ کامل اور رحمۃٌ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل متابعت اور آپؐ کی بعثتِ ثانیہ کے رنگ میں مبعوث ہونے والے امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ کی مقدس جماعت اپنے عالی مقام خلیفۃ المسیح کی کامل اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہوئے اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ اور عالمگیر سطح پر مخالفت اور حائل کی جانے والی خطرناک روکوں کی پرواہ کئے بغیر اپنے مقصدِ عظیم دعوت الی اللہ اور غلبۂ اسلام کے لئے کوشاں ہے۔ اور ارشادِ باری تعالیٰ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ بات لکھ دی ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب آکر رہیں گے۔ کے مطابق آج سے تقریباً ۹۵ سال پہلے اُٹھنے والی ایک آواز اپنی تعداد میں بفضلہ تعالیٰ ایک کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے۔ اُسی سنّتِ قدیمہ کے مطابق جماعتِ احمدیہ کو بھی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن امام مہدی علیہ السلام کی مقدس جماعت، جماعتِ احمدیہ کی ناکامی دیکھنے والی خوابیں آج تک شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکیں۔ کہاں گئے یہ دعوے کرنے والے

- قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اور اس کی اینٹیں دریائے بیاس میں پھینک دیں گے۔
- مَیں نے ہی مرزا غلام احمد کو اُٹھایا تھا اب میرے ذریعہ ہی اس کا زوال ہوگا۔
- نوّے سال سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوا، اب مَیں اس مسئلہ کو حل کر دوں گا۔

قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کی دھمکی دینے والوں کی خود اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ حضرت مرزا غلام احمدؑ صاحب کا زوال دیکھنے والوں کا نام و نشان مٹا دیا گیا اور نوّے سالہ مسئلہ حل کرنے والوں کا اپنا مسئلہ اس رنگ میں حل کر دیا گیا کہ وہ ذلت و رسوائی کی موت کا شکار ہو کر رہتی دنیا تک احمدیت کی صداقت کا نشان اور منکرین کے لئے عبرت کا موجب بن گئے۔

وقتی ابتلاء اور آزمائش تو مومنین کی جماعت پر آیا ہی کرتے ہیں تاکہ اُن کے ایمانوں کو مضبوط کیا جائے۔ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ ان کا تعلق پہلے سے مضبوط ہو جائے۔ ان دنوں پھر پاکستان میں جماعتِ احمدیہ کے خلاف مذہب کے ٹھیکیداروں اور نظامِ مصطفےٰ کے حامیوں کی طرف سے شدید مخالفت کا طوفانِ بے تمیزی اُٹھایا جا رہا ہے۔ چنانچہ پاکستان کا اردو جریدہ روزنامہ "جنگ" اپنی اشاعت ۱۷ مارچ ۱۹۸۴ء میں رقمطراز ہے کہ :-

"راولپنڈی (نامہ نگار) مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی سیکرٹری مولانا شریف جالندھری نے یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر ۳۰ اپریل تک اُن کے مطالبات (مطالبات کی تفصیل گزشتہ اشاعت میں صفحہ ۲ پر دی جا چکی ہے۔ ناقل) تسلیم نہ کئے گئے تو یکم مئی کو قادیانیوں کی عبادت گاہوں کو نیست و نابود کر دیا جائے گا۔ اس سے قبل آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کا ۲۷ اپریل کو جلسہ ہوگا۔ جس کے بعد مطالبات کی منظوری کے لئے تین دن کی مہلت دی جائے گی۔ اور مطالبات منظور نہ ہونے کی صورت میں حالات کی تمام ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔"

جس حکومت پر حالات کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے اُس کے سربراہ کا اعلان ہے کہ قادیانی جماعت (جماعتِ احمدیہ) اسلامی لبادہ اوڑھ کر کی جانے والی اپنی تبلیغی کوششیں بند کر دے۔ بصورتِ دیگر اُن کے اخبار، کتب اور رسائل پر پابندی لگا دی جائے گی۔ اسی طرح کی اور کئی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادِ گرامی کے مطابق اِن حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے جماعتِ احمدیہ کے پاس صرف دعا کا ہتھیار ہے۔ جسے ان دنوں خوب تیز کرکے اور رات کے اندھیرے میں تہجد کے وقت خصوصاً خوب استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ جماعتِ احمدیہ اِن گیدڑ بھبھکیوں سے نہ پہلے کبھی مرعوب ہوئی ہے اور نہ اب ہوگی۔ بلکہ دعوت الی اللہ اور تبلیغی مساعی میں ہر احمدی کا قدم پہلے سے زیادہ تیز ہوگا۔ انشاء اللہ !!

پس حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق احبابِ جماعت اپنے اپنے ہاں نمازِ تہجد اور دعاؤں کا التزام کریں۔ کیونکہ عالمگیر سطح پر پھیلی ہوئی جماعتِ احمدیہ ایک وجود کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور جس طرح وجود کے ایک حصّہ میں اگر درد ہو تو سارا جسم بے قرار ہو جاتا ہے اُسی طرح اِس وقت پوری قوم کو بیدار رہنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ جماعت کو دشمنوں کے ہر شرّ سے محفوظ رکھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اَے مِرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

(جاوید اقبال اختر قائم مقام ایڈیٹر بدر)

## حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ کی طرف سے
## اِن ایّام میں خصوصی دُعاؤں کی تحریک

ربوہ ۶ شہادت (اپریل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ نے نمازِ جمعہ سے قبل خطبہ جمعہ میں احبابِ جماعت کو خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت اور دین کے غلبہ کے حصول کے لئے نمازِ تہجد ادا کرنے اور مندرجہ ذیل دعائیں کثرت کے ساتھ پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے :-

۱۔ تسبیح و تحمید اور درود شریف۔
۲۔ يَا حَفِيْظُ يَا عَزِيْزُ يَا رَفِيْقُ۔
۳۔ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ نَسْتَغِيْثُ۔
۴۔ رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ۔
۵۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ۔
۶۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔
۷۔ اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

## نوائے درد!

خدا کی حمد کے جب گیت گائے جاتے ہیں
ہمیں بھی نور کے جلوے دکھائے جاتے ہیں

مِرے خدا ترا فضل و کرم ہو جب ارزاں
فضا میں نور کے بادل سے چھائے جاتے ہیں

تِرے حضور جو آنسو بہائے جاتے ہیں
ستارے ہیں جو فلک پر سجائے جاتے ہیں

ہزار زخم تری رہ میں کھائے جاتے ہیں
ہزار دکھ ہیں جو ہنس کر اُٹھائے جاتے ہیں

کہاں گئی وہ شیرینیٔ زباں یا رب!
زباں کے زخم دلوں پر لگائے جاتے ہیں

تِرے ہی نام کو ہم سربلند کرتے ہیں
تِری ہی راہ میں جانیں لٹائے جاتے ہیں

شہیدِ وآرہ ہو یا ہو شہیدِ امریکہ
چراغ نورِ شہادت جلائے جاتے ہیں

یہ کون تختِ خلافت پہ جلوہ افگن ہے
کہ جس کی راہ میں آنکھیں بچھائے جاتے ہیں

مِرے خدا تری دنیا عجب تماشہ ہے
کہ بے گناہ بھی مجرم بنائے جاتے ہیں

جنابِ شیخ! یہ کافر گری معاذ اللہ!
خدا کے بندے بھلا کیوں ستائے جاتے ہیں

سُنا تھا کوئی بھی فرعون اب نہیں باقی!
مگر یہاں تو ہزاروں بنائے جاتے ہیں

مِرے خدا تری رحمت کے منتظر ہیں ہم
یہاں تو بھائی بھی بھائی کو کھائے جاتے ہیں

نوائے درد نوائے سروش ہے احسنؔ
حقیقتوں سے یہ پردے اُٹھائے جاتے ہیں

(مکرم احسن اسماعیل صاحب گوجرہ)

## خطبہ جمعہ

# خدا تعالیٰ عفوّ بھی ہے اور ستّار بھی وہ درگزر بھی کرتا ہے اور پردہ پوشی بھی فرماتا ہے

## اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوسروں کی کمزوریوں پر عفو سے ہی نہیں بلکہ ستّاری سے بھی کام لو

## جس کسی نے دوسرے کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اس کی پردہ پوشی فرمائے گا

## آپ لوگ ستّاری کو اپنائیں۔ اس کے ثمر کے طور پر آپ کو دونوں جہانوں میں اللہ کی ستّاری حاصل ہوگی

## خدا کرے کہ جماعت کے تمام افراد عفو اور ستّاری کو اس طرح اپنالیں کہ وہ خدا کے مظہر اور دوسروں کے لئے فیض رساں بن جائیں!

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۲۰ صلح ۱۳۶۳ ہش مطابق ۲۰ جنوری ۱۹۸۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:-

"اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ ○ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِیْرُ الْمُتَعَالِ ○ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّیْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ○ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ یَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ○"

(الرعد آیات ۹ تا ۱۲)

اور پھر فرمایا:-

"میں نے جن آیات کریمہ کی تلاوت کی ہے ان میں یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے

### بندوں کے احوال سے خوب واقف

ہے اور وہ اس بات سے بے نیاز ہے کہ وہ اونچی بات کرتے ہیں یا مخفی بات کرتے ہیں۔ وہ اپنے حال کو ظاہر کرتے ہیں یا دلوں میں چھپاتے ہیں۔ دن کو کھل کر لوگوں کے سامنے ظاہر ہوتے ہیں یا راتوں کو چھپ کر بعض مخفی ارادوں کے ساتھ چلتے ہیں۔ اُن کا احوال خدا پر خوب روشن ہے۔ خدا اُن کو ماؤں کے پیٹوں سے جانتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ماؤں کے رحم کس چیز کو گھٹاتے ہیں۔ اور کس چیز کو بڑھاتے ہیں۔ اور ان سب باتوں کے باوجود اُس نے ان بندوں پر محافظین مقرر فرما رکھے ہیں۔ جو اللہ کے اذن کے ساتھ اُن کے آگے بھی اور اُن کے پیچھے بھی ان کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور یہ اس لئے ہے کہ خدا تعالیٰ کسی قوم کی نعمت کو جب انہیں عطا کر دیتا ہے اُن سے واپس نہیں لیتا یہاں تک کہ وہ خود اپنی حالت کو بدلتے چلے جاتے ہیں۔ اور پھر ایک ایسا مقام آجاتا ہے کہ اللہ جو اس قدر رحم کرنے والا اور اس قدر عفو کرنے والا اور اس قدر ستّاری کرنے والا ہے، وہ اپنے ہاتھوں اس قوم کی بدلی ہوئی حالت کو جب اس حد تک بگڑتا ہوا دیکھتا ہے کہ وہ نعمت کے مستحق نہیں رہتے تو پھر وہ اپنی نعمت کا ہاتھ اُن سے کھینچ لیتا ہے۔ لیکن اتنے لمبے انتظار اور اتنے لمبے صبر اور اتنی لمبی حفاظت اور اتنے لمبے عفو اور اتنی لمبی ستّاری کے بعد وَاِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ پھر جب خدا یہ فیصلہ کر لیتا ہے کہ کسی قوم کو اس کی بُرائی کی سزا دے تو کوئی بھی نہیں ہے کہ جو خدا کے فیصلے اور اس قوم کے درمیان حائل ہو سکے۔ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ خدا سے بچانے والا پھر کوئی نہیں۔

ان آیات میں جو بکثرت مضامین بیان ہوئے ہیں ان کے اندر پھیلا ہوا ایک مضمون چلتا چلا جاتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی

### ستّاری کا ایک بہت ہی پیارا نقشہ

کھینچا گیا ہے۔

عفو کا مضمون میں نے گزشتہ خطبہ میں بیان کیا تھا۔ اگرچہ وقت کی رعایت کے پیش نظر اس کے تمام پہلوؤں کو تو میں بیان نہیں کر سکا تھا لیکن پھر بھی کسی حد تک میں نے عفو کے بارہ میں تعلیم دی تھی کہ اللہ تعالیٰ سے عفو چاہتے ہیں تو خدا کی طرح "عفوّ" بننے کی کوشش کریں۔ بندوں سے صرف نظر کیا کریں۔ اُن کے گناہوں سے آنکھیں پھیرا کریں۔ تو اللہ تعالیٰ بھی آپ سے صرف نظر فرمائے گا۔ اور آپ سے عفو کا سلوک فرمائے گا۔ بلکہ اس سے بڑھ کر سلوک فرمائے گا جس طرح آپ اللہ کے بندوں سے کرتے ہیں۔

عفو کا ایک تعلق جہاں مغفرت سے ہے وہاں ایک دوسرا تعلق ستّاری سے ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی صفات کو ہم اس طرح زنجیروں کی شکل میں ایک دوسرے کے ساتھ مربوط پاتے ہیں جس طرح مادی دنیا میں کیمسٹ جانتا ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ

"خدا نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ میں حلم سے دنیا کو خدا کی طرف کھینچوں"
(تریاق القلوب صفحہ ۱۳-۱۴)
پیشکش: گلوب ربر مینوفیکچررز ۲۳ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۳-۷۰۰۰ فون: 27-0441 گرام: "GLOBEXPORT"

کی تخلیقات میں ایٹم ایک دوسرے سے جُڑ کر CHAIN یعنی زنجیر بنا لیا کرتے ہیں اُسی طرح

## خدا تعالیٰ کی صفات

بھی بعض صورتوں میں CLOSE CIRCUIT CHAINS کی شکل میں نظر آتی ہیں۔ یعنی ایک بند دائرہ کی شکل میں ایک دوسرے سے تعلق رکھتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ بعض صورتوں میں وہ ایک دوسرے سے مسلسل رابطہ رکھتی ہوئی آگے بڑھتی ہیں۔ پس عفو کا تعلق ایک طرف مغفرت سے ہے اور دوسری طرف ستاری سے ہے۔ اور عفو کی بھی ایک منفی صفت ہے یعنی جو عفو کے نہ ہونے کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے اور ستاری کی بھی ایک منفی صفت ہے جو ستاری کے نہ ہونے کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اور جس بُرائی کا خدا نے ذکر فرمایا ہے اس سے ایک پہلو کے لحاظ سے یہی مُراد ہے کہ جب تم خدا تعالیٰ کی صفت ستاری کو چھوڑو گے تو اس کی منفی صفت تمہارے اندر پیدا ہونی شروع ہو جائے گی۔ اور جب وہ تمہارے اندر پیدا ہو جائے گی تو تم خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے محروم رہ جاؤ گے۔ اور خدا کی پکڑ کے نیچے آجاؤ گے۔ ان منفی صفات کا ذکر تو میں آئندہ کروں گا۔ اس وقت میں آج کے خطبہ کا مضمون صرف ستاری کے تعلق میں بیان کروں گا۔

## اللہ تعالیٰ ستّار ہے

لیکن اس کے کیا معنے ہیں اور عفو اور ستاری میں کیا فرق ہے۔ پہلے میں یہ بیان کرتا ہوں۔ عفو کہتے ہیں کسی بُرائی کو دیکھنا اور اس سے حیا کر جانا۔ صَرفِ نظر کر جانا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پہلو سے اللہ تعالیٰ کو حَیِیّ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑا حیا کرنے والا ہے۔ وہ تمہیں اس کثرت سے گناہوں میں ملوث پاتا ہے اور اس کثرت سے تمہاری خطائیں دیکھتا ہے اور تمہاری بُرائیوں کا کوئی پہلو بھی ایسا نہیں جو اس سے مخفی ہو۔ بسا اوقات تمہاری بُرائیاں تم سے مخفی رہ جاتی ہیں۔ جھوٹی نیتوں کے پردوں میں تم نے ان کو چھپایا ہوتا ہے۔ لیکن خدا جو انسان کے اعمال کی کُنہ تک نظر رکھتا ہے اور پاتال تک اس کی نظر پڑتی ہے وہ ہر بات سے واقف ہے۔ تم بھی اپنی بُرائیوں سے ایسے واقف نہیں۔ اس کے باوجود وہ تم سے صَرفِ نظر فرماتا ہے۔ تم سے حیا کرتا ہے۔ اس کو عفو کہتے ہیں۔ اور عفو کا ایک طبعی نتیجہ یہ ہے کہ جب انسان ان بُرائیوں سے حیا کرتا ہے تو غیروں سے بھی اُن کو چھپائے۔ یہ عفو نہ ہوگا کہ خود تو کسی کی بُرائیوں سے صَرفِ نظر کرے اور غیروں پر اُن کو ظاہر کرنا شروع کر دے۔ اس لئے

## ستّاری عفو کا ایک طبعی نتیجہ ہے

اللہ تعالیٰ جن بندوں سے حیا فرماتا ہے اُن کی پھر ستاری بھی کرتا ہے۔ اور آگے لوگوں سے ان کو محفوظ بھی کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ"

اس میں حفاظت کے دوسرے معانی کے علاوہ ایک یہ معنی بھی ہے کہ سب کچھ جاننے کے باوجود اُس نے ایسے کارندے مقرر کر رکھے ہیں جو بنی نوع انسان کے عیوب کو غیروں پر ظاہر ہونے سے روکتے رہتے ہیں۔ اور بالارادہ ملائکہ بھی اس پر مقرر ہیں۔ اور قانونِ قدرت بھی اس بات پر مقرر ہے کہ انسان کے عیوب کو غیروں سے چھپاتا ہے۔ اور اگر انسان اس پہلو سے زندگی کے واقعات پر غور کرے تو دنیا دار جن باتوں کو اتفاق سمجھتا ہے اور کہتا ہے اپنی چالاکی سے بچ گئے، ایک عارف باللہ کو اس میں کھلم کھلا یہ نظر آجاتا ہے کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کی ستاری تھی کہ اُس نے میرے عیوب پر پردے ڈال دئیے۔ یعنی میرے عیبوں کو غیروں کی نظر سے بچا لیا ورنہ میری حماقتیں اور میری غفلتیں ایسی تھیں کہ اس کے نتیجہ میں میرے عیب دنیا پر ظاہر ہو جاتے تو ایسا بعید نہ تھا۔

پس یہ محض ستاری ہے اور بالارادہ ستاری ہے، کوئی اتفاقی واقعہ نہیں ہے۔ ایک تصرفِ الٰہی ہے جس کے نتیجہ میں انسان کے عیب غیروں سے ڈھانپے جاتے ہیں۔ اس کو کہتے ہیں ستاری کرنا۔ جب کہ یہ

## عفو کا ایک طبعی نتیجہ

ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی اس طرح ستاری فرماتا ہے کہ ایک تو قانونِ قدرت ہے جو از خود جاری و ساری ہے۔ دوسرے اس نے بعض TRANS-PARENT یعنی شفاف چیزیں پیدا کیں جن سے نظریں آر پار ہو جاتی ہیں اور بعض ایسی ٹھوس چیزیں ہوتی ہیں جن سے نظریں گزر نہیں سکتیں۔ اور انسان از خود طبعاً ان چیزوں کو جن سے نظریں آر پار ہو جاتی ہیں نمائش کے لئے استعمال کرتا ہے۔ جہاں وہ اپنی اچھی چیزیں رکھتا ہے وہاں آگے شیشے کے COVER لگا دیتا ہے جس طرح یورپ میں یا پاکستان کے بڑے شہروں میں بھی دکانیں سجی ہوئی ہوتی ہیں وہاں شیشہ استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن جہاں گند ہوتے ہیں وہاں ایسی چیزیں استعمال کی جاتی ہیں جن سے نظر آر پار نہ جائے۔ اگر خدا ہر چیز شفاف بنا دیتا تو کچھ بھی بعید نہ تھا۔ اور یہ اس کے قبضۂ قدرت میں تھا۔ لیکن پھر انسان کے اتنے عیب ایک دوسرے پر ظاہر ہوتے کہ ساری دنیا شیشے کی دیواریں بن جاتی۔

پھر جیسا کہ خدا تعالیٰ نے ان آیات میں ذکر فرمایا ہے۔ دن ہے اور رات ہے راتیں بہت سے عیب چھپا دیتی ہیں۔

## اندھیرا جہاں ایک منفی طاقت ہے

وہاں اس لحاظ سے ایک مثبت طاقت بن جاتا ہے اور بہت سے عیوب ڈھانپنے کا موجب بن جاتا ہے۔ پس ایک تو عام قانون ہے، دوسرا ستاری میں ایک بالارادہ قانون جاری ہے اور اس بالارادہ قانون کے متعلق بہت سی تفاصیل حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیان فرمائی ہیں۔

یاد رکھیں صفاتِ باری تعالیٰ کا مضمون بہت وسیع اور دلچسپ ہے۔ لیکن اس کا ایک اصولی پہلو ہمیشہ مدِنظر رکھنا چاہیئے۔ ورنہ ہم صفاتِ باری تعالیٰ کے مضمون کو سمجھ نہیں سکیں گے۔ اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ کی صفات لامحدود اور لامتناہی ہیں۔ اور غیر اللہ کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ کامل طور پر خدا کی کسی صفت کا مظہر بن سکے۔ لیکن جب ہم یہ کہتے ہیں کہ فلاں کامل مظہر ہے تو اس سے مُراد یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بشر کو جو استعدادیں بخشی ہیں وہ ان استعدادوں کے منتہاء تک پہنچ گیا۔ اور صفاتِ باری تعالیٰ انسان میں ڈھل کر جو رنگ اختیار کر سکتی ہیں اس کو اُس نے درجۂ کمال تک پہنچا دیا۔ ان معنوں میں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

## صفاتِ باری کے مظہرِ اتم

ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو استعدادیں عطا کیں، اوّل وہ تمام بنی نوعِ انسان کی استعدادوں سے بڑھ کر تھیں۔ اور جتنا بڑا ظرف تھا اُس کو بھرنے کے لئے اتنی بڑی محنت درکار تھی۔ تاہم جہاں استعدادوں کے بڑھانے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ باقی لوگوں پر اس سے کم ذمہ داری عائد کی گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی استعدادوں کو بڑھانے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو سارے بنی نوعِ انسان سے زیادہ محنت کرنی پڑی۔ آپؐ پر سارے بنی نوعِ انسان سے زیادہ ذمہ داریاں عائد کی گئیں۔ کیونکہ جتنا بڑا ظرف ہوتا ہے اتنی ہی زیادہ محنت اور کوشش سے وہ بھرا جاتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس مضمون کو درجۂ کمال تک پہنچا دیا۔ اور اپنے وجود کو صفاتِ باری تعالیٰ سے لبالب بھر دیا۔

پس کسی بھی صفتِ باری تعالیٰ کو اپنی ذات میں جاری کرنے کے لئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حوالے کے بغیر بات ہو ہی نہیں سکتی۔ ہم سمجھ ہی نہیں سکتے کہ یہ صفت بندہ میں آکر کیا روپ دھارے گی۔ جس طرح پانی ایک برتن میں جا کر ایک شکل اختیار کر لیتا ہے اسی طرح وہ نمونہ کا برتن جس میں صفاتِ باری تعالیٰ جلوہ گر ہوئیں اور ایک خاص شکل اختیار کر گئیں وہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات ہے۔ پس آپؐ کی ذات کے ذکر کے بغیر صفاتِ باری تعالیٰ کا کوئی مضمون بیان ہو ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ستاری کے مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ" (مسند احمد)

حضرت یعلیٰؓ روایت کرتے ہیں کہ اللہ عزّ و جلّ حیاء کو پسند فرماتا ہے، حیاء سے محبت کرتا ہے اور ستر (پردہ پوشی) سے محبت کرتا ہے۔

پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق سُننِ ابی داؤد میں حضرت معاویہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ اگر تو لوگوں کی کمزوریوں کے پیچھے پڑے گا تو تو انہیں بگاڑ دے گا۔ یا ان میں بگاڑ کی راہ پیدا کر دے گا۔

اِس لئے عفو سے ہی کام نہ لے بلکہ ستّاری سے بھی کام لے ۔ لوگوں کی کمزوریوں کو ہوا نہ دے بلکہ ان کمزوریوں پر پردہ ڈال ۔

اِسی طرح ایک اور حدیث ہے :۔

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَىٰ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَيِيٌّ سِتِّيْرٌ فَاِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّغْتَسِلَ فَلْيَتَوَارَ بِشَيْءٍ

(مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۲۲۴)

حضرت صفوان بن یعلیٰ رضؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ عزّ وجل بہت حیا کرنے والا ہے اور ستّیر ہے ۔

## ستّار اور ستّیر کے معنے

ملتے تو ہیں لیکن اُن کے اندر فرق پایا جاتا ہے ۔ ستّیر صفتِ مُشبّہ بالفعل ہے جس کا معنی یہ ہے کہ خُدا کی ذات میں ایک مسلسل بغیر روک کے اور توڑ کے ستر کا سلوک جاری و ساری ہے ۔ اور جن قوانین کا مَیں نے ذکر کیا ہے وہ بھی ستّیر کی علامت ہیں۔ لیکن کسی امر واقع یا کسی لغزش پر فعلاً خدا کا ستّاری کرنا یہ صفت ستّار سے تعلق رکھنے والی بات ہے ۔ لیکن ایک جاری و ساری قانون کے طور پر بندوں کی حفاظت فرمانا اور ان کو غیر کی آنکھ سے محفوظ رکھنا یہ زیادہ تر ستّیر سے تعلق رکھتا ہے ۔ چنانچہ فرمایا کہ تم بھی صرف اپنے اندرونے کے ستر ہی نہ ڈھانپا کرو اپنے ظاہر کے ستر بھی ڈھانپا کرو ۔ بدن کو ڈھانپنے اور حیاء کے بارے میں مردوں اور عورتوں کے متعلق اسلام کی جو تفصیلی تعلیم ملتی ہے اس کا تعلق اللہ تعالیٰ کی صفت ستّار سے ہے ۔ یعنی بحیثیت ستّیر وہ یہ احکام جاری فرماتا ہے ۔

حضرت ابن مسعود رضؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کو چوری کے الزام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تا کہ آنحضور ؐ اُس کے ہاتھ کو کاٹنے کا حکم صادر فرمائیں ۔ حضور ؐ کا چہرہ یہ حالت دیکھ کر متغیّر ہو گیا ۔ مُسلمانوں نے عرض کیا یارسُول اللہ ! کیا آپ ؐ کو اس کام میں کچھ کراہت آرہی ہے ؟ آپ ؐ نے فرمایا کیوں نہ آئے ، مَیں اپنے بھائیوں کی دُشمنی میں شیطان کا مددگار نہیں ہونا چاہتا ۔ اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کردے اور بخش دے تو تم کو چاہیئے کہ لوگوں کے گناہوں کو چھپاؤ ۔ کیونکہ جب تم سُلطان کے پاس جاؤ گے تو حد جاری کرنا اس پر ضروری ہو جائے گا ۔ (کتاب الاخلاق صفحہ ۲۷۳)

بہت ہی پُر حکمت تعلیم ہے ۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ ستّاری کہاں کی جاسکتی ہے اور کہاں نہیں کی جاسکتی ۔ کہاں عفو پر ہاتھ کھلے ہیں ۔ کہاں بندھ جاتے ہیں ۔ جماعت کو خاص طور پر اس حدیث کے مضمون پر غور کرنا چاہیئے ۔ اگر کوئی کسی میں بُرائی دیکھتا ہے تو یہ ایک غلط فہمی ہے کہ اس بُرائی کی لازماً شکایت کرکے اس کو سزا دلوانی چاہیئے ۔ یہ فرض نہیں ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اِس بات کو ناپسند فرمایا ہے ۔ لیکن کن بُرائیوں میں شکایت کرنی چاہیئے اور کن میں نہیں کرنی چاہیئے ۔ یہ ایک الگ مضمون ہے ۔

جہاں تک نہ بیان کرنے والی باتوں کا تعلق ہے یہ احادیث اور اُسوۂ نبوی کی رُو سے وہی باتیں ہیں جن میں کسی انسان کا ذاتی اور انفرادی قصور ہوتا ہے ۔ لیکن جہاں نظامِ جماعت یا نظامِ اسلام کے خلاف کوئی شرارت ہے وہاں ایک مرتبہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بات پہنچانے سے منع نہیں فرمایا ۔ بلکہ ان باتوں کو اس طرح غور اور توجّہ سے سُنتے تھے کہ قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ غیر یہ طعنہ دیا کرتے تھے کہ وہ اُذُنٌ ہے یعنی شکایتیں سُننے کے لئے مجسّم کان ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ ہے تو وہ مجسّم اُذن ، لیکن ان معنوں میں نہیں جن میں تم کہہ رہے ہو ۔ بلکہ وہ خیر کے لئے اُذن ہے ۔ یہ وہ باتیں غور سے سُنتا ہے جن سے قومی بھلائیوں کا تعلق ہے ۔ اور جن سے قومی بھلائیوں کا تعلق نہیں ان سے صرفِ نظر کرتا ہے ۔ اور ہرگز اُن کو نہیں سُنتا ۔ غرض ان دونوں پہلوؤں میں

## آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کا اُسوہ

فرق کر رہا ہے ۔ جہاں قومی نقصان کے خطرے ہوں وہاں پر مومن کا فرض ہے کہ وہ بات کو متعلقہ نظام تک پہنچائے ۔ جہاں انفرادی غلطیاں ہوں وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی تعلیم یہ ہے کہ ان سے صرفِ نظر بھی کرو ۔ اور ان کو اُن لوگوں تک نہ

پہنچاؤ کہ جن تک اگر بات پہنچ گئی تو اُن کا فرض ہو جائے گا کہ وہ سزا دیں کیونکہ اس طرح اُن کے ہاتھ بندھ جاتے ہیں ۔ وہ نظام کے نمائندہ ہوتے ہیں ۔ نظام کو جاری کرنے کی خدا نے ان پر ذمہ داری ڈالی ہوتی ہے ۔ جب اُن تک بات پہنچ جائے تو پھر وہ مجبور ہو جاتے ہیں ۔

اس میں ان لوگوں کا بھی جواب آجاتا ہے کہ جب بعض دفعہ مَیں عفو اور مغفرت سے تعلق رکھنے والی باتوں کی تعلیم دیتا ہوں تو بعض لوگ پھر لکھتے ہیں کہ جناب ہمیں تو آپ نے فلاں بات پر پکڑ لیا ۔ ہم سے تو عفو کا سُلوک نہیں کیا ۔ ہم سے تو مغفرت نہیں کی گئی ۔ مَیں اُن کو بتا دیتا ہوں کہ انہی باتوں پر پکڑا جاتا ہے جن میں انسان مجبور اور بے اختیار ہو جاتا ہے ۔ اور سیرتِ محمد مصطفےٰ صلّے اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کے تابع دُکھ کے ساتھ پکڑا جاتا ہے ، تکلیف محسوس کرکے پکڑا جاتا ہے ۔ خوشی محسوس کرکے نہیں پکڑا جاتا ۔ چنانچہ اس واقعہ سے حضور اکرم صلّے اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کی جو حالت ہوئی وہ بتاتی ہے کہ حضور ؐ کو بڑا دُکھ پہنچا اور فرمایا کہ مجھے ایک مومن بھائی کے ہاتھ کاٹنے پر مجبور کیا جا رہا ہے ۔ یہاں تک کہ آپ ؐ کا چہرہ متغیّر ہو گیا ۔ صحابہ رضؓ نے وہ دُکھ دیکھ لیا ۔ اور پوچھا تو آپ ؐ نے فرمایا کہ کیوں تم مجھے مجبور کرتے ہو کیونکہ میری حالت یہ ہے کہ مَیں نظام کو نافذ کرنے پر مامور کیا گیا ہوں ۔ اگر مجھ تک تم بات پہنچا دو گے تو پھر مَیں بے اختیار ہو جاتا ہوں ۔ اِس لئے تمہیں اختیار تھا کہ تم یہ بات مجھ تک نہ پہنچاتے ۔ اس کو کہتے ہیں ستّاری ۔ اور کس قدر کھول کھول کر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم باتیں بیان فرماتے ہیں ۔ انتہائی عظیم الشان رسول ؐ ہیں ۔ دُنیا میں آپ ؐ کا کوئی ثانی نہیں ۔ ایسی کوئی مثال نہیں مل سکتی کہ اس طرح کھول کھول کر اللہ تعالےٰ کے نشانات کو دُنیا کے سامنے پیش کیا ہو اور اس طرح باریکی اور لطافت کے ساتھ مضامین کھول کر بیان فرمائے ہوں ۔ چنانچہ قرآن کریم اِس پہلو کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :۔

وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيَاتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ (الانعام : ۱۰۶)

اَے محمد ؐ ! ہم تجھ پر آیات کو خوب بدل بدل کر پلٹ پلٹ کر اور پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں ، اس لئے تیری یہ تربیت کر رہے ہیں کہ جن تک تو پیغام پہنچائے وہ کہہ اٹھیں کہ ہاں تُو نے تدریس کا حق ادا کر دیا ۔ کوئی پہلو باقی نہیں چھوڑا ۔ اپنے فرضِ رسالت کو خوب خوب روشن کیا ۔ اور بڑی عمدگی کے ساتھ ادا کیا ۔

آنحضور صلّے اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کے متعلق حضرت ابن عباس رضؓ بیان کرتے ہیں :۔

مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَشَفَ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ كَشَفَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ حَتّٰى يَفْضَحَهٗ بِهَا فِيْ بَيْتِهٖ ۔

(سُنن ابن ماجہ کتاب الحدود باب الستر علی المؤمن لدفع الحدود)

کہ جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کے کسی

## عَیب کی پردہ پوشی

کی ، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے عیب کو ڈھانپ دے گا ۔ اور ستّاری فرمائے گا ۔ اور جس نے اپنے کسی مُسلمان بھائی کی پردہ دری کی اللہ اُس کی پردہ دری اس طرح بھی کرے گا کہ وہ اپنے ہی گھر میں ذلیل و رُسوا ہو جائے ۔

پھر ابی صالح رضؓ حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں :۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰى مُسْلِمٍ سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ ۔

(جامع الترمذی کتاب الحدود باب ماجاء فی الستر علی المسلم)

کہ جس کسی نے بھی اپنے مومن بھائی کے دُنیاوی دُکھوں میں سے کسی دُکھ کو دُور کیا اللہ آخرت میں اُس کے دُکھوں کو دُور فرمائے گا ۔ اور جس نے مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ دُنیا میں بھی اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور آخرت میں بھی اس کی پردہ پوشی فرمائے گا ۔ اللہ اپنے اُس بندہ کی مدد پر رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد پر تیار کھڑا رہتا ہے ۔ یعنی جب تک کوئی مومن کسی دوسرے مومن کی مدد کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس مومن بندہ کی مدد کرتا رہتا ہے جو اس کے بڑے دل میں سے کسی کی مدد کرتا ہے ۔

اس مضمون کی ایک اور بہت ہی پیاری حدیث ہے۔ ویسے تو ساری حدیثیں پیاری ہیں لیکن پیاری چیزوں میں سے بھی بعض ذرا زیادہ پیاری لگتی ہیں۔ اور جس صحابیؓ سے یہ روایت ہے اُس نے بھی ایک خاص انداز سے پوچھا ہے۔ چنانچہ حضرت صفوان بن محرز کے متعلق روایت آتی ہے یا اُن سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص حضرت ابن عمرؓ سے سوال کر رہا تھا اور اُس نے سوال یہ کیا کہ وہ ذرا مخفی سرِ والی بات کے متعلق تو روایت بیان کریں کہ وہ کیا بات تھی کہ جس میں سرگوشی کے لہجہ میں کوئی بات ہوتی تھی یا کوئی ذکر ملتا ہے، وہ ہمیں بھی سُنا دیں تو اس پر حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے راز اور سرگوشی کے انداز میں فرمایا کہ قیامت کے روز تم میں سے کوئی اپنے ربّ کے قریب ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ اپنا سایۂ رحمت اس پر ڈالے گا، پھر فرمائے گا تُو نے فلاں فلاں کام کیا تھا۔ وہ کہے گا ہاں میرے ربّ۔ پھر کہے گا فلاں فلاں کام بھی کیا تھا۔ وہ اقرار کرے گا اے اللہ! مجھ سے یہ کام بھی سرزد ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا مَیں نے اُس دُنیا میں بھی تیری کمزوریوں کی پردہ پوشی کی تھی۔ آج قیامت کے دن بھی تیری پردہ پوشی کرتا ہوں۔

(بخاری کتاب الادب باب ستر المومن علیٰ نفسہٖ)

دیکھیں

## کیسا پیارا انداز ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا۔ خدا تعالیٰ کی ستّاری کی بات کر رہے ہیں اور وہ بات بیان فرما رہے ہیں جو اللہ نے ڈھانپ کر بڑے پیار سے اپنے کسی بندہ سے کی ہے اور خود بھی سرگوشی کے انداز میں باتیں کر رہے ہیں۔ اور ہلکی اور دبی دبی سی آواز میں بڑے پیار سے صحابہؓ کو یہ راز کی خبر سُنا رہے ہیں کہ میں نے اللہ سے یہ پیاری بات سُنی ہے اور مَیں تم تک پہنچاتا ہوں۔ کہ قیامت کے دن خدا اس قسم کا معاملہ بھی فرمائے گا۔

پس وہ شخص جو وہ بندہ بننا چاہتا ہے جس بندہ کا اس حدیث میں ذکر ہے اور جو چاہتا ہے کہ اللہ کی رحمت کا سایہ اُس پر ہو جائے، اللہ بڑے پیار اور محبت سے قیامت کے روز اس سے فرمائے اور شروع میں تھوڑا سا ڈرا بھی دے کہ تُو نے یہ کام کیا تھا۔ لیکن اِس رنگ میں کہے کہ یوم حشر میں اس بات کو اور کوئی سُن نہ رہا ہو، اِس سے پتہ چلتا ہے کہ ڈرانے کے لئے نہیں بلکہ ایک پیار کے انداز میں مغفرت کے اظہار کے طور پر بات ہو رہی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ پوچھے کہ اَے میرے بندے! تُو نے یہ کام بھی کیا تھا، تُو نے یہ بھی کیا تھا، یہ بھی کیا تھا، اور وہ اقرار کرتا چلا جائے اور پھر اللہ تعالیٰ یہ فرمائے کہ مَیں دُنیا میں بھی ستّاری کیا کرتا تھا آخرت میں بھی تیری ستّاری کروں گا۔ لیکن دُنیا میں کن لوگوں کی ستّاری کرتا ہے۔ یہ مضمون پہلے ہی آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم بیان فرما چکے ہیں۔ اُن کی ستّاری نہیں کرتا جو اپنے بھائیوں کی ستّاری نہیں کرتے۔ وہ اُن کی پردہ دری کرتا ہے جو اپنے بھائیوں کی پردہ دری کرتے ہیں۔ اُن کو گھروں میں بھی ذلیل و رُسوا کر دیتا ہے اور باہر بھی ذلیل و رُسوا کر دیتا ہے، اِس لئے وہ بندے تو یہاں مُراد نہیں ہیں۔

پس مَیں جماعت سے کہتا ہوں کہ اگر آپ وہ بندے بننا چاہتے ہیں تو اپنے بھائیوں سے مغفرت کا سُلوک کریں۔ اور ستّاری کا سلوک کریں۔ مغفرت تو وہ معاملات ہیں جن میں آپ کا ذاتی بخشش کا معاملہ ہے۔ آپ بخشش کر سکتے ہیں یا نہیں کر سکتے یہ الگ بحث ہے۔ لیکن ستّاری کو اپنائیں۔ کیونکہ ستّاری کے نتیجہ میں اللہ کی ستّاری اِس دُنیا میں بھی حاصل ہوگی اور اُخروی دُنیا میں بھی حاصل ہوگی۔

اِس مضمون کے آخر پر مَیں

## حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے دو اقتباس

پڑھ کر اس خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا:—

"انسان کے ایمان کا بھی کمال یہی ہے کہ تخلّق باخلاق اللہ کرے (یعنی اللہ کے اخلاق کے رنگ میں اپنے اخلاق رنگین کر دے) یعنی جو اخلاقِ فاضلہ خدا میں ہیں اور صفات ہیں ان کی حتی المقدور اتّباع کرے۔ اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرے۔ مثلاً خدا تعالیٰ میں عفو ہے انسان بھی عفو کرے۔ رحم ہے، حلم ہے، کرم ہے، انسان بھی رحم کرے، حلم کرے، لوگوں سے کرم کرے۔ خدا تعالیٰ ستّار ہے، انسان کو بھی ستّاری کی شان سے حصّہ لینا چاہیئے۔ اور اپنے بھائیوں کے عیوب اور معاصی کی پردہ پوشی کرنی چاہیئے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے (اور ایسے بہت سے لوگ ہیں خوب کان کھول کر سُن لیں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے) کہ جب کسی کی کوئی بدی یا نقص دیکھتے ہیں، جب تک اُس کی اچھی طرح سے تشہیر نہ کرلیں اُن کو کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ حدیث میں آیا ہے جو اپنے بھائی کے عیوب چُھپاتا ہے خدا تعالیٰ اُس کی پردہ پوشی کرتا ہے۔"

پھر حضرت اقدس علیہ السّلام فرماتے ہیں:—

"توبہ میں ایک مخفی عہد بھی ہوتا ہے کہ فلاں گناہ مَیں کرتا تھا۔ اب آئندہ گناہ نہیں کروں گا۔ اصل میں انسان کی خدا تعالیٰ پردہ پوشی کرتا ہے۔ کیونکہ وہ ستّار ہے۔ بہت سے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی ستّاری نے ہی نیک بنا رکھا ہے۔ ورنہ اگر خدا تعالیٰ ستّاری نہ فرماوے تو پتہ لگ جاوے کہ انسان میں کیا کیا گناہ پوشیدہ ہیں۔"

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۵)

پھر فرمایا:—

"خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم گمراہ ہو پر جسے مَیں ہدایت دُوں۔ تم سب اندھے ہو مگر وہ جس کو مَیں نُور بخشوں۔ تم سب مُردے ہو مگر وہی زندہ ہے جس کو مَیں رُوحانی زندگی کا شربت پلاؤں۔ انسان کو خدا تعالیٰ کی ستّاری ڈھانکے رکھتی ہے۔ ورنہ اگر لوگوں کے اندرونی حالات اور باطن دُنیا کے سامنے کر دیئے جاویں تو قریب ہے کہ بعض بعض کے قریب تک بھی جانا پسند نہ کریں۔ خدا تعالیٰ بڑا ستّار ہے۔ انسانوں کے عیوب پر ہر ایک کو اطلاع نہیں دیتا۔ پس انسان کو چاہیئے کہ نیکی میں کوشش کرے۔ اور ہر وقت دُعا میں لگا رہے۔"

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۶)

پس پیشتر اس کے کہ عفو اور ستّاری سے ہماری بے اعتنائی اور بے پرواہی ہمیں اُس مقام تک پہنچا دے جس مقام کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے:—

وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ سُوْٓءً فَلَا مَرَدَّ لَہٗ وَمَا لَھُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ مِنْ وَّالٍ۔

کہ اللہ تعالیٰ جب یہ فیصلہ کر لیتا ہے کہ کسی قوم نے میری حسنات کو چھوڑ دیا اور بُرائیوں نے اُن کے اندر راہ پالی۔ اور وہ اس مقام تک پہنچ گئی ہیں کہ اَب نعمت کو مَیں اُن سے کھینچ لوں۔ پھر جب خُدا سزا دینے کا فیصلہ کرتا ہے تو اُس سزا سے دُنیا میں کوئی کسی کو بچا نہیں سکتا۔ ہم نے تو ساری دنیا کو اس سزا کو بچانا ہے۔ اِس لئے احباب ستّاری کی صفت کو اپنانے کے لئے بہت کوشش کریں اور محنت کریں۔ یہ چیزیں ایسی نہیں ہیں جو تکلیف دینے والی ہوں بلکہ عفو اور ستّاری دونوں چیزیں ایسی ہیں جو لطف دینے والی ہیں۔

## کتنا نادان ہے وہ شخص

جو ان لطفوں سے بھی محروم ہے اور اللہ کی رحمت سے بھی محروم ہو جاتے۔ پتہ نہیں کس نادان نے کسی کو یہ سمجھا دیا ہے کہ پردہ دری میں مزہ ہے۔ حالانکہ جو ستّاری میں مزہ ہے پردہ دری تو اس کے پاسنگ کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔ پردہ دری تو ایک گندی لذّت ہے جس کی ہزار سر دردیاں ساتھ لگی ہوتی ہیں۔ معاشرہ کا فساد ہے۔ دُکھ


## اِرشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

"تَعْبُدُ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ" (صحیح مسلم)

ترجمہ:— تو اللہ کی اس رنگ میں عبادت کر کہ گویا تُو اُسے دیکھ رہا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو کم از کم یہ یقین ہو کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

محتاجِ دُعا:— یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

پھیلانے والی بات ہے ۔ اپنے آپ کو دکھوں میں مبتلا کرنے والی بات ہے ۔ پردہ دری کرنے والے کے پیچھے اور بھی کئی لوگ پڑ جاتے ہیں تو خواہ مخواہ کی مصیبت ہے ۔ اور حقیقت میں جس کا نام جاہلوں نے لذت رکھ لیا ہے ۔ جو ستاری کا مزہ ہے وہ بالکل اور شان رکھتا ہے ۔ ستاری میں ایسی عظیم لذتیں ہیں کہ ایک عام انسان ان کا تصور بھی نہیں کر سکتا ۔ یہ لذت انسان کی روح میں داخل ہوتی ہے اور اس کا جزو بن جاتی ہے ۔ اور روح کو ایک عظمت عطا کرتی ہے ۔ اور ایک بلند مقام عطا کرتی ہے ۔ کردار کی تعمیر کرتی ہے ۔

خدا کرے کہ جماعت احمدیہ عفو اور ستاری میں درجہ کمال تک پہنچ جائے ۔ ساری جماعت ، جماعت کا ہر فرد ۔ جماعت کے بوڑھے ، جماعت کے بچے ، جماعت کے مرد ، جماعت کی عورتیں خدا تعالےٰ کے عفو اور ستاری کی صفات کو اس طرح اپنا لیں کہ دنیا میں خدا کے مظہر بن جائیں اور تمام دنیا ان صفات سے فیض اٹھانے والی بن جائے ۔

## خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا

گزشتہ خطبہ جمعہ میں میں نے دعا کی ایک تحریک کی تھی ۔ احباب اسے بھولے نہیں ۔ یہ بہت ہی بے صبری ہوگی بلکہ گستاخی ہوگی اور کبر اور انانیت ہوگی کہ ایک ہفتہ کی دعا کے بعد لوگ یہ سوچنے لگیں کہ اللہ نے دعا قبول نہیں کی اس لئے اب دعا کرنا چھوڑ دو ۔ ایسے ایسے بزرگوں کے ذکر بھی ملتے ہیں جنہوں نے دعائیں کرتے ہوئے عمر کا ایک حصہ گزار دیا ۔ اور خدا تعالےٰ اُن کو نامنظوری کی اطلاع دیتا تھا ۔ اور وہ صبر سے قائم رہتے ۔ یہاں تک کہ بالآخر اللہ تعالےٰ نے اُن کی اس سارے عرصہ کی تمام دعائیں قبول فرمائیں ۔ اس لئے بندہ بنیں اور بندگی کے ساتھ دعا کرنے کی عادت ڈالیں ۔ اور عجز اور انکساری کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں ۔ وہ مالک ہے ، ہم اس کے بندے ہیں ۔ وہ جیسا چاہتا ہے ہماری دعائیں حیرت انگیز طور پر قبول فرما کر ہمارے دلوں کو خوشی سے بھر دیتا ہے ۔ اور جب دعائیں قبول نہیں کرتا تو ہمیں بتاتا ہے کہ میں مالک ہوں تم بندے ہو ۔ عجز اور بندگی کے مقام پر قائم رہو ۔ اس لئے رحمت باری کے لئے دعا نہیں چھوڑنی ۔ اور جیسا کہ میں نے کہا تھا صرف اپنے ملک کے لئے بارش کی دعا نہ کریں بلکہ افریقی ممالک کے لئے بھی دعا کریں ۔ اُن کی حالت بہت ہی دردناک ہے ۔ بی بی سی کی خبروں میں میں نے سنا کہ آدھا افریقہ گویا بھوک سے مرنے کی راہ دیکھ رہا ہے ۔ یعنی افریقہ کی آدھی آبادی کے متعلق اب ماہرین کو یہ خطرہ نظر آرہا ہے کہ اگر اب بارشیں نہ ہوئیں تو لوگ بھوک سے مر جائیں گے ۔ غرض بڑی تکلیف دہ اور دردناک حالت ہے ۔ یہاں تک کہ لاکھوں جانور بھوک سے مر چکے ہیں ۔ اور بعض علاقوں میں جانوروں کے پنجروں کے پنجر پڑے ہوئے نظر آتے ہیں ۔ اس لئے درد اور الحاح سے دعائیں جاری رکھیں ۔ جب دوسروں کا درد محسوس کریں گے تو اللہ آپ پر بھی زیادہ رحمتیں نازل فرمائے گا ۔

پس ان دعاؤں کو نہیں بھولنا اور نہیں چھوڑنا ۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بارشیں برسائے اور اسی طرح جیسا کہ میں نے تحریک کی تھی

### عرب بھائیوں کو بھی

اپنی دعاؤں میں خصوصیت سے یاد رکھیں ۔ اور اس دعا کو بھی بالکل نہیں چھوڑنا ۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ کے فضل اُن پر بھی نازل ہونے لگیں ۔

( الفضل ۱۸ مارچ ۱۹۸۴ء )

## عہدہ میں ترقی اور درخواست دعا

خاکسار کے ماموں خسر محترم بشیر الدین محمود احمد صاحب کرنولی کو اللہ تعالیٰ نے اسسٹنٹ سیکرٹری آندھرا پردیش پبلک سروس کمیشن کے عہدہ پر ترقی عطا فرمائی ہے الحمد للہ علیٰ ذٰلک ۔ خوشی کے اس موقع پر انہوں نے مختلف مدات میں مبلغ پچاس روپے ادا کئے ہیں ۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیراً ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ ترقی اُن کی اپنی ذات کے لئے بھی اور جماعت کے لئے بھی ہر لحاظ سے باعث برکت و رحمت بنائے ۔ اور انہیں حاسدوں کے حسد اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے ۔ آمین

خاکسار :- محمد کریم الدین شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

---

# حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ایک اہم ارشاد

خان صاحب منشی برکت علی صاحب کی الوداعی دعوت کے موقعہ پر جماعت احمدیہ شملہ نے ایڈریس پیش کیا ۔ اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو تقریر فرمائی اس کا ایک ضروری اقتباس احباب جماعت کی توجہ کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے ( ایڈیٹر )

حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا :-

" پہلی بات ایڈریس کے ایک فقرہ کے متعلق کہنا چاہتا ہوں ، گو میں جانتا ہوں کہ لکھنے والے نے جان بوجھ کر نہیں بلکہ غلطی سے لکھا ہے لیکن چونکہ وہ قابل اصلاح ہے اس لئے میرا فرض ہے کہ میں اس کی اصلاح کر دوں ۔ بلکہ اس سے پہلے بھی میری خواہش تھی کہ جب کبھی موقع ملے اس بات کی اصلاح کروں ۔ اب چونکہ ایسا موقعہ میسر آگیا ہے اس لئے میں اس کی اصلاح ضروری سمجھتا ہوں ۔ وہ فقرہ اس رنگ کا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور خلیفہ کی دعاؤں سے ایسا ہوا ۔ یعنی خدا تعالےٰ کے فضل کے ساتھ خلیفہ کی دعاؤں کو شریک بنایا گیا ہے ۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کسی خدا کے بندے کو شریک کرنا ٹھیک نہیں ہے ۔ کیونکہ یہ شرک ہے ۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ خلیفہ کی دعاؤں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوا ۔ لیکن جس فقرہ کا میں ذکر کر رہا ہوں اس میں خلیفہ کی دعاؤں کو خدا کے فضل کے برابر قرار دیا گیا ہے ۔ حالانکہ ہر کام خدا تعالےٰ کے فضل کے ساتھ ہی ہوتا ہے ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مجالس میں بھی بعض لوگوں نے اس قسم کے فقرے کہے تو آپ نے اصلاح فرما دی ۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میرا ذکر مت کرو ۔ ہاں دعاؤں کے ساتھ خدا کا فضل نازل ہوتا ہے ۔ میں جانتا ہوں کہ لکھنے والے کے دل میں یہ خیالات نہ تھے ۔ لیکن میرا بحیثیت خلیفہ فرض ہے کہ اس غلطی کی طرف توجہ دلاؤں ۔ "

( بحوالہ الفضل ۲۰ مارچ ۱۹۳۲ء )

# مساجد کے آداب

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں احباب جماعت سے گزارش ہے کہ آداب مجالس کا خاص طور پر خیال رکھا جائے ۔ اس مضمون کو بار بار احباب کے سامنے لایا جائے اور اس پر عمل کروایا جائے ——— ( ایڈیٹر )

● مسجد اسلامی عبادت گاہ ہے جو کہ نماز اور ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن کریم اور دیگر دینی مشاغل کے لئے وقف ہے ۔ اس میں کوئی ایسا کام نہیں ہونا چاہیئے جو اس کے مذہبی تقدس کے کسی طرح خلاف ہو ۔ ( مشکوٰۃ باب تطہیر النجاسات ص۲۴ )

● مساجد میں اِدھر اُدھر کی دنیاوی باتیں نہیں کرنی چاہئیں ۔ اور حتی الوسع نماز اور ذکر الٰہی اور دینی مذاکرہ میں وقت گزارنا چاہیئے ۔ البتہ بوقت ضرورت قومی اور علمی مسائل پر گفتگو ہو سکتی ہے بشرطیکہ وہ نمازیوں کی نماز میں حارج نہ ہو ۔ ( مشکوٰۃ باب المساجد ص۶۳ )

● آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھی جائے :-

" بِسْمِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ۔ " یعنی میں اللہ کے نام کے ساتھ داخل ہوتا ہوں ۔ خدا کے رسول پر رحمت اور درود نازل ہو ۔ اے اللہ تو میرے گناہ بخش اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے ۔ آمین ۔ ( مشکوٰۃ باب المساجد صفحہ ۶۰ - ۶۱ )

● نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسجد سے نکلتے ہوئے یہ دعا پڑھنی چاہیئے :-

" اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ ۔ "

یعنی اے اللہ ! میں تجھ سے تیرے فضل اور رحم کا طلبگار ہوں ۔

( مشکوٰۃ باب المساجد صفحہ ۶۰ )

( منقول از الفضل ۱۲ مارچ ۱۹۸۴ء )

# اِک حرفِ ناصحانہ

## از نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گزشتہ کچھ عرصہ سے پاکستان کے بعض اخبارات میں چند مخصوص حلقوں کی طرف سے یہ آواز اُٹھائی جا رہی ہے کہ احمدی چونکہ ایک آئینی ترمیم کے ذریعہ "غیر مسلم" قرار دیئے جا چکے ہیں اس لئے ان کو "اسلامی شعائر" اور اصطلاحات مثلاً نبی، رسُول، صحابی، اُمّ المومنین، اہل بیت، علیہ السلام، رضی اللہ عنہ، مسجد، اذان وغیرہ کے استعمال سے روکا جائے کہ اس سے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے۔

ایک سرسری مطالعہ سے ہی یہ واضح ہو جاتا ہے کہ یہ مطالبہ اسلام کی ہمہ گیر اور دلکش تعلیمات کے صریحاً خلاف ہے۔ کیوں نہ ہو اسلام تو شرفِ انسانیت اور آزادیٔ ضمیر کا سب مذاہب سے بڑھ کر علمبردار ہے۔ عام دُنیا کے پارلیمانی نظاموں اور قانون سازی کے طے شدہ رہنما اصولوں کو ہی دیکھیں تو یہ مطالبہ اُن کے معیار سے بھی گرا ہُوا نظر آتا ہے۔

۱۹۷۳ء کے آئین میں کی گئی ترمیم ۲ جس کی بناء پر یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے وہ محض ایک "تعریف" پر مشتمل ہے۔ اس تعریف کی رُو سے احمدیوں کو آئینی اور قانونی اغراض کے لئے مُسلمان نہیں سمجھا گیا۔ گویا ایک ایسا قانون جو محض مُسلمانوں کے لئے نافذ کیا گیا ہو اُس کا اطلاق احمدیوں پر نہیں ہوگا۔ اس کے علاوہ یہ آئینی ترمیم کسی مزید امر کی متقاضی نہیں اور نہ ہی یہ آئینی ترمیم احمدیوں کے دیگر شہری حقوق اور مذہبی تحفظات کو کسی رنگ میں مسدُود یا محدُود کر سکتی ہے۔

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ قرآن کریم خُدا کا کلام ہے اور اس میں دی گئی تعلیمات بغیر کسی تخصیص کے بنی نوعِ انسان کی فلاح و بہبُود اور رُوحانی ترقیوں کے لئے وقف ہیں۔ اسلام آزادیٔ ضمیر، حُریّت فکر اور مذہبی رواداری کا اس شدّت سے داعی ہے کہ اس کی نظیر دیگر مذاہب میں نہیں ملتی۔ پس زیرِ نظر مطالبہ اسلام کے نام پر پیش کرنا یقیناً اسلام کی تعلیم کے صریحاً خلاف ہے۔

جب ہم زیرِ نظر مطالبہ کا نسبتاً تفصیل سے مطالعہ کرتے ہیں تو کئی اہم سوال اُٹھتے ہیں۔ جن کو نظر انداز کر کے ہم کسی معقول اور منصفانہ نتیجہ تک نہیں پہنچ سکتے۔ مثلاً چند بُنیادی سوال یہ پیدا ہوں گے کہ

ا۔ اگر پاکستان کی موجودہ جمہوری اکثریت کے نزدیک احمدی غیر مُسلم ہیں تو پھر احمدی کا مذہب آخر کیا ہے؟

ب۔ کیا احمدی کا مذہب بھی یہ جمہوری اکثریت تجویز کرے گی یا احمدی کو خود اپنے مذہب کی تعیین کا حق ہے؟

ج۔ اگر احمدی کا مذہب کسی غیر احمدی جمہوری اکثریت نے تجویز کرنا ہے تو کیا احمدی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اِس مجوزہ مذہب کو تسلیم کرنے سے انکار کر دے اور اسی عقیدہ پر ایمان رکھے جس پر دِل سے یقین رکھتا ہے؟

ظاہر ہے کہ کوئی معمولی فہم کا انسان بھی اِن سوالات پر غور کر کے اِس کے سِوا نتیجہ اَخذ نہیں کر سکتا کہ احمدی عقیدہ اور مذہب کا کوئی نام رکھنے کا اگر جمہوری اکثریت کو حق بھی تھا تو بھی اسے یہ حق نہیں پہنچتا کہ پہلے ان کے مذہب کا نام اُن کی مرضی کے خلاف کچھ اور تجویز کرے۔ پھر وہ مذہب بھی خود بنا کر دے۔ اور کسی کتاب کو ماننے اور کسی کتاب کو نہ ماننے کا حکم صادر کرے۔ پس جب احمدی اور صرف احمدی ہی مجاز ہیں کہ اپنے مذہب کی تفصیل اور خدّوخال بیان کریں تو طے کرنے والی بات صرف یہ رہ جاتی ہے کہ خود احمدیوں کے نزدیک ان کے مذہبی اعتقادات کیا ہیں۔ اور کن باتوں پر عمل کرنا اُن کے لئے ضروری ہے۔ اور باتوں سے بچنے کا حکم ہے۔ ظاہر ہے کہ احمدی مذہب کو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے الفاظ سے بہتر الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ تو سُنئے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے الفاظ میں احمدی کا مذہب کیا ہے:۔

"ہم اِس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سِوا کوئی معبُود نہیں اور سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم اُس کے رسُول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشرِ اجساد حق، اور روزِ حساب حق، اور جنّت حق، اور جہنّم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جلّ شانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیانِ مذکورہ بالا حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اِس شریعت اسلام میں سے ایک ذرّہ کم کرے یا ایک ذرّہ زیادہ کرے۔ یا ترکِ فرائض اور اباحت کی بُنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دِل سے اِس کلمۂ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے اُن سب پر ایمان لاویں۔ اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خُدا تعالےٰ اور اُس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام اُمور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا۔ اور وہ اُمور جو اہلِ سُنّت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں اُن سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان اور زمین کو اِس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔"

(ایّام الصّلح صفحہ ۸۶، ۸۷)

"ہم مسلمان ہیں۔ خدائے واحد لاشریک پر ایمان لاتے ہیں اور کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے قائل ہیں اور خدا کی کتاب قرآن اور اُس کے رسُول مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو جو خَاتَمُ الْاَنْبِیَاء ہے مانتے ہیں اور فرشتوں اور یوم البعث اور دوزخ اور بہشت پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے ہیں اور اہلِ قبلہ ہیں اور جو کچھ خُدا اور رسُول نے حرام کیا اُس کو حرام سمجھتے ہیں اور جو کچھ حلال کیا اُس کو حلال قرار دیتے ہیں اور نہ ہم شریعت میں کچھ بڑھاتے اور نہ کم کرتے ہیں اور ایک ذرہ کی کمی بیشی نہیں کرتے اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں پہنچا اُس کو قبول کرتے ہیں چاہے ہم اس کو سمجھیں یا اس کے بھید کو سمجھ نہ سکیں اور اُس کی حقیقت تک نہ پہنچ سکیں۔ اور ہم اللہ کے فضل سے مومن، موحّد مُسلم ہیں۔"

(نُور الحق جزء اوّل صفحہ ۵)

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں یہ ہے ایک احمدی کا مذہب۔ اس احمدی مذہب کا نام غیر احمدی اکثریت جو چاہے رکھ دے لیکن احمدی مذہب کو تبدیل کرنے کا اُسے کوئی حق نہیں۔

دُوسرا بُنیادی سوال یہ ہے کہ احمدی جس مذہب کو عین اسلام سمجھتے ہوئے اُس پر پُورے خلوص سے عمل پیرا ہیں اگر وہ غیروں کے نزدیک اسلام نہیں بلکہ کوئی اور مذہب ہے تو وہ جو چاہیں اسے قرار دیں مگر اُس مذہب کے پیروکاروں کو اُس پر عمل درآمد کرنے سے روکنے کا دُنیا میں کسی کو کوئی حق نہیں۔ یہی وہ نکتہ ہے جس کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے آئینِ پاکستان میں آرٹیکل ۲۰ کو شامل کیا گیا۔ اِس آرٹیکل کی رُو سے ہر پاکستانی شہری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ جو بھی عقیدہ اور مذہب رکھے اس کا برملا اظہار کرے اور اس پر عمل کرے اور اس کی تبلیغ کرے۔

اگر عقلی اور مذہبی تقاضوں کو نظر انداز بھی کر دیا جائے تو بھی آزادیٔ ضمیر کی اس واضح دستوری ضمانت کے بعد یہ مطالبہ دستوری لحاظ سے بھی کسی غور کے لائق نہیں ٹھہرتا۔

**دِل شکنی:** جہاں تک کسی مذہبی اختلاف کی بناء پر کسی فرد یا جماعت کی دِل شکنی کا تعلق ہے یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کے تمام پہلوؤں پر تعصبات سے خالی ہو کر تدبّر کی ضرورت ہے ایک مُلک میں مختلف خیال اور عقائد کے حامل افراد بستے ہیں اُن کے جذبات کی راہوں کو متعیّن کرنا پڑتا ہے۔ کہ انہیں کس مقام پر ٹھیس پہنچ سکتی ہے۔ اور کس پر نہیں۔

اِس پہلو سے جب اِس مسئلہ پر نظر ڈالتے ہیں تو دِل شکنی کی جو بھی تعریف کریں، محض اختلافِ عقیدہ کو اور اپنے عقیدہ کے مطابق عمل کرنے کو دِلشکنی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ہمارے ملک میں بھی ارشاداتِ قائدِ اعظم اور مروّجہ قوانین اِس امر کی ضمانت دیتے ہیں کہ محض عقیدے سے اِختلاف اور اپنے عقیدہ کے مطابق عمل، جذبات کو ٹھیس پہنچانے کا موجب نہیں ہو سکتا۔ ہر شہری خواہ اس کا تعلق اکثریت سے ہو یا اقلیت سے، اِس پہلو سے وہ برابر کے حقوق رکھتا ہے۔ پاکستانی ہندوؤں، عیسائیوں اور پارسیوں کے عقائد بلاشبہ اسلام کی صریح بُنیادی تعلیمات کے خلاف ہیں لیکن ان عقائد پر عمل پیرا ہونے کی انہیں کُھلی اجازت ہے۔ اور یہ اجازت کسی مُسلمان کے جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچا سکتی۔ اسی طرح ایک ہندو، عیسائی یا پارسی کا مُسلمانوں کے عقائد کی اشاعت پر بھڑکنے کی بجائے رواداری سے کام لینا ایک قانونی اور اخلاقی تقاضا ہے۔ تو کیا اِس وطنِ عزیز میں صرف ایک احمدی ہی کو اپنے عقیدہ کے مطابق عمل کرنے کی اجازت نہیں ہو گی؟

بفرضِ محال اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ صرف احمدیوں کو اپنے عقیدہ اور مذہب پر عمل کرنے کی اجازت نہیں ہو گی کیونکہ اِس سے غیر احمدی

اکثریت کی دِلشکنی ہوتی ہے تو دِلشکنی کے اِس مسئلہ کی ایک انتہائی مضحکہ خیز بلکہ المناک تصویر اُبھرے گی اور یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ

**اوّل:** تثلیث کا عقیدہ قرآن کریم کے مطابق وہ عقیدہ ہے کہ قریب ہے اس سے زمین پھٹ جائے اور پہاڑ لرز کر گر پڑیں۔ وہ تو کسی مسلمان کی دلآزاری کا موجب نہیں بن سکتا نہ ہی صلیب کی عبادت ان کے دلوں کو چرکے لگا سکتی ہے۔ ہاں اگر دلآزاری کا موجب ہے تو بس یہ امر کہ غیر مسلم قرار دیئے جانے کے باوجود احمدی کیوں اب تک اللہ کو واحد اور لاشریک مانتے ہیں اور اس خدائے واحد و لاشریک کی پرستش اپنا اہم ترین فریضہ سمجھتے ہیں۔

**دوم:** اور پھر اس بات سے تو مسلمان اکثریت کی دلآزاری نہ ہوگی کہ دوسرے مذاہب کے بنیادی عقائد میں یہ بات داخل ہے کہ ہمارے آقا و مولا اصدق الصادقین محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اعوذ باللہ اپنے دعویٰ میں سچے نہ تھے۔ لیکن احمدیوں کا اپنے آقا و مولا حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سید مخلوقات کا سردار بلکہ وجہ تخلیقِ کائنات ماننا اور سب نبیوں سے آپؐ کے افضل ہونے کا اقرار کرنا اور اس بات پر ایمان رکھنا کہ اب صرف اور صرف حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے دامن سے وابستہ ہو کر خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پرے ہٹ کر ایک شمہ بھی برکت حاصل نہیں کی جا سکتی۔ مسلمانوں کی اکثریت کے نزدیک شدید دِلآزاری کا موجب سمجھا جائے گا۔

یہاں ایک ضمنی سوال یہ بھی اُٹھتا ہے کہ اگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب نبیوں سے بڑھ کر سچا اور واجب الاطاعت ماننے سے دِلآزاری نہیں ہو سکتی تو واجب الاطاعت مان کر پھر عملاً اطاعت کرنے میں کیسے دِلآزاری ہو جائے گی؟ فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَلْبَاب۔ اے صاحبِ عقل لوگو! کچھ تو غور کرو۔

**سوم:** پھر قرآن کریم کو لیجئے۔ ایسے لوگ بھی اِس ملک میں بستے ہیں جو قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں سمجھتے بلکہ خود حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا من گھڑت کلام یقین کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے عقائد اور قرآن کریم کے متعلق ان کے منکرانہ خیالات تو مسلمان اکثریت کی دِلآزاری اور دِلشکنی کا باعث نہ ہوں لیکن احمدیوں کا یہ عقیدہ سخت دِلشکنی اور ناقابلِ برداشت دِلآزاری کا موجب بن جائے کہ قرآن کریم کا ہر لفظ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر الہاماً نازل ہوا تھا اور یہ شروع سے لے کر آخر تک خدا تعالیٰ ہی کا کلام ہے۔ اور ہر قسم کی برکت قرآن سے ہی حاصل کی جا سکتی ہے۔ اس کی تعلیم ہر زمانے کے لئے مکمل و اکمل ہے۔ اور دُنیا کی رُوحانی اُمور میں بھی اور دُنیاوی اُمور میں بھی نجات اور فلاح کا باعث صرف اور صرف قرآن کریم ہی ہے۔

اگر احمدیوں کا یہ ایمان اور یہ عقیدہ کسی ادنیٰ عقل رکھنے والے مسلمان کے نزدیک بھی دِلشکنی قرار نہیں دیا جا سکتا تو اِس عقیدہ کے مطابق عمل پیرا ہونا کِس طرح دِلآزاری کا موجب ہو سکتا ہے؟ تو یہاں بھی یہ ضمنی مگر اہم سوال پیدا ہوگا کہ اگر قرآن کریم کو برحق اور واجب الاطاعت تسلیم کرنا دِلآزاری کا موجب نہیں تو اسے برحق سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہونا کسی کی دِلآزاری کا موجب کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ عقل و انصاف کے سراسر منافی موقف اُس وقت تک اختیار نہیں کیا جا سکتا جب تک پہلے عقل و دانش کو کلیتہً چھٹی نہ دے دی جائے۔ اور اگر ایسا کیا جائے تو پھر یہ مضحکہ خیز صورت بھی اس کے نتیجہ میں پیدا ہو گی کہ اکثریت کے نزدیک جو مسلمان ہیں اگر وہ قرآن کریم کو سچا اور واجب الاطاعت تسلیم کرنے کے باوجود اس پر عمل نہ بھی کریں تو اس سے عالمِ اسلام کی ہرگز کوئی دِلآزاری نہیں ہوگی۔ لیکن اگر کوئی اقلیت جسے وہ غیر مسلم سمجھتے ہیں قرآن کو واجب الاطاعت سمجھتے ہوئے اس کے احکام پر سختی سے عمل پیرا ہوتی ہو تو اس سے مسلمان اکثریت کے جذبات شدید طور پر بھڑک اٹھیں گے۔ گویا یہ مشتعل ہجوم زبانِ خنجر سے یہ اعلان کرے گا کہ جب دستوری طور پر تمہیں غیر مسلم قرار دیا گیا ہے تو پھر تمہیں قرآن کریم اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا سمجھتے ہوئے اُن کی اطاعت کا کیا حق رہتا ہے۔ تمہاری یہ گستاخی کسی قیمت پر برداشت نہیں کی جا سکتی۔

## اسلام اور دِلآزاری:

چونکہ دلآزاری کا یہ عذر اسلام کے نام پر تراشا جا رہا ہے اس لئے آئیے ہم دِلآزاری کے بارہ میں اسلامی تعلیم کا عمومی نظر سے جائزہ لیتے ہیں کہ یہ دلآزاری ہے کیا چیز؟ قرآن اور سُنّت اس پر کیا روشنی ڈال رہے ہیں اور دِلآزاری کی کیا حدود تجویز کی گئی ہیں۔ اس مطالعہ سے پہلی حقیقت جو نمایاں طور پر سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ اسلام کے نزدیک غیر مذاہب کا اسلامی اعتقادات اور اعمالِ صالحہ میں شریک ہونا ایک قابلِ تعریف فعل قرار پاتا ہے نہ کہ قابلِ مذمت اور دِلآزاری۔ چنانچہ قرآن کریم اہلِ کتاب کو مخاطب کرتے ہوئے اشتراک عمل کی یہ دعوتِ عام دیتا ہے:—

قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ ؕ (آل عمران: ۶۵)

یعنی (اے محمدؐ) تُو کہہ دے کہ اے اہلِ کتاب! اِس بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان قدرِ مشترک ہے۔ کہ ہم خُدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔ اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے بعض بعض کو خُدا کے سوا ارباب نہ بنائیں۔

غرضیکہ اسلام کا حوصلہ تو اتنا وسیع ہے کہ وہ لوگ جو غیر مُسلم کہلانے پر فخر کرتے ہیں اُن کو بھی نیک عقائد اور نیک اعمال میں اشتراکِ عمل کی خود دعوت دیتا ہے۔ کجا یہ کہ اہلِ اسلام کو ان پر مشتعل ہونے کی تلقین کرے۔

پس دِلآزاری کا جو تصور قرآن کریم میں ملتا ہے وہ اشتراکِ عقیدہ اور اشتراکِ عمل سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ کچھ اور چیز ہے۔ چنانچہ قرآن کریم منافقین کی طرف سے مسلسل کی جانے والی دِلآزاری کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:—

فَاِذَا ذَھَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْکُمْ بِاَلْسِنَۃٍ حِدَادٍ اَشِحَّۃً عَلَی الْخَیْرِ ؕ اُولٰٓئِکَ لَمْ یُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰہُ اَعْمَالَھُمْ ؕ وَکَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرًا ۝ (الاحزاب: ۲۰)

ترجمہ: پھر جب خوف کا وقت جاتا رہتا ہے تو وہ تم پر تلواروں کی طرح کاٹنے والی زبانیں چلاتے ہیں وہ بھلائی کے معاملہ میں سخت بخیل ہیں (یعنی تم اُن سے کوئی اچھی بات نہیں سُنو گے اور اچھا عمل نہیں دیکھو گے۔) یہی وہ لوگ ہیں جو ایمان نہیں لائے۔ پس اللہ نے اُن کے اعمال کو ضائع فرما دیا۔ اور یہ اللہ کے لئے آسان بات ہے۔

اِس آیتِ کریمہ پر غور کرنے سے جہاں دِلآزاری کا مفہوم سمجھ آجاتا ہے وہاں یہ نکتہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ اگر کوئی واقعی دِلآزاری کا مرتکب ہو تو اسلام اس کی کیا سزا تجویز کرتا ہے۔ یہ قابلِ غور امر ہے کہ اتنی شدید دِلآزاری کی سوائے اس کے کوئی سزا تجویز نہیں کی گئی کہ اللہ تعالیٰ دِلآزاری کرنے والوں کے اعمال کو ضائع کر دے گا۔ گویا جہاں تک واضح مُسلمہ دِلآزاری کا تعلق ہے وہاں بھی تعزیر کا معاملہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اور مسلمانوں کو مقابل پر دِلآزاری کی تلقین بھی نہیں کی۔ ہاں بعض دیگر آیات پر غور کرنے سے اس حد تک جوابی کارروائی کا جواز ضرور ملتا ہے کہ جَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا (الشوریٰ: ۴۱) کہ بدی کا ویسا ہی بدلہ لیا جا سکتا ہے جیسی بدی ہو۔ لیکن یہ حق صرف مُسلمانوں کو ہی نہیں دیتا کفّار اور مشرکین کو بھی برابر دیتا ہے بلکہ فرمایا:—

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ ؕ (الانعام: ۱۰۹)

یعنی تم کسی کے معبودانِ باطلہ کو بھی گالیاں نہ دو ورنہ وہ بھی دُشمنی میں آکر لاعلمی کی وجہ سے خُدا کو گالیاں دینے لگیں گے۔

اس اُصولی تعلیم کے پیشِ نظر زیادہ سے زیادہ انسان کا یہ حق تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ اگر کوئی کسی کو گالی دے اور سخت کلامی کرے تو جواباً وہی سلوک اس سے کرو۔ لیکن اس سے زیادہ نہیں۔ لیکن اگر کوئی تمہارے نزدیک غیر ہو لیکن تمہاری اچھی باتوں کو پسند کرے اور ان کی نقل کرے تو اس دِلآزاری کا سوائے اس کے اور کوئی بدلہ سوچا نہیں جا سکتا کہ تم اس کی اچھی باتوں کی نقل کر کے اپنا بدلہ لے لو۔

قرآن کریم پر غور کرتے ہوئے ایک ایسی دِلآزاری کا بھی پتہ چلتا ہے جو مسلمانوں کی طرف سے کی جاتی ہے۔ اور غیر اس دِلآزاری کا نشانہ بنتے ہیں۔ لیکن اس قسم کی دِلآزاری کو تسلیم کرنے کے باوجود مسلمانوں کو نہ صرف بے قصور قرار دیا گیا ہے بلکہ اس دِلآزاری کا اجر عطا کرنے کا وعدہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ سورہ توبہ کی آیت ۱۲۱ سے ثابت ہے کہ مسلمانوں کے چلنے پھرنے سے بھی کفّار کی دِلآزاری ہوتی تھی اور وہ غضبناک ہو جاتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود مُسلمانوں کو چلنے پھرنے سے روکا نہیں گیا بلکہ اس بناء پر اجر کا وعدہ دیا گیا ہے۔

اِس مثال پر غور کرنے سے صاف سمجھ آجاتا ہے کہ اگر کوئی اپنے بنیادی حقوق پر عمل کر رہا ہو اور اس سے کسی کی دِلآزاری ہو تو ہرگز اس "دِلآزاری" کی وجہ سے کسی کو بنیادی حقوق سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

قرآن کریم کے بعد اُسوۂ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مشعلِ راہ ہے۔ یہ اُسوہ ہمیں دکھاتا ہے کہ کبھی ایک موقع پر بھی اس بناء پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ناراض نہیں ہوئے کہ کوئی غیر مسلم اسلامی تعلیم پر کیوں عمل پیرا ہے۔ یہی نہیں بلکہ کھلی کھلی مخالفانہ دِلآزاری پر بھی آپ نے جو عظیم صبر اور عفو کا نمونہ دکھایا وہ عدیم المثال ہے۔ چنانچہ عبداللہ بن ابی بن سلول جیسے بد زبان رئیس المنافقین نے جب ایک غزوہ کے دوران آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید دِلآزاری کی تو آنحضورؐ نے خود اس کا انتقام لینا تو درکنار اپنے اُن عشاق کو بھی جو اس بد زبانی پر سخت مشتعل ہو چکے تھے تعزیری کارروائی سے سختی سے روک دیا یہاں تک کہ اس کے اپنے بیٹے نے جب اجازت چاہی کہ وہ اس گستاخی پر اپنے باپ کو سزا دے تو آپؐ نے یہ اجازت نہ دی۔ عفو اور درگزر اور الطاف کریمانہ کی حد یہ ہے کہ جب یہی گستاخ فوت ہوا تو صحابہؓ کے مشورہ کے برخلاف خود اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ یہ ہے سُنّتِ رسولؐ کی روشنی میں دِلآزاری کا تصور اور اس پر جوابی کارروائی کی تعلیم۔ ہے کوئی دنیا میں جو اس شان کا اُسوہ اور اس حوصلہ کی کوئی مثال دکھا سکے۔ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(باقی ...)

# ربوہ میں جماعت احمدیہ کی ۶۵ ویں کامیاب مجلس مشاورت

(بقیہ صفحہ اوّل)

پر غور کرنے کے لئے مقرر ہوئی۔ اس کا صدر حضور ایدہ اللہ نے مکرم ڈاکٹر محمد شفیق صاحب ملتان کو اور سیکرٹری مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر بیت المال (آمد) کو اور ایڈیشنل سیکرٹری مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) کو مقرر فرمایا۔

چوتھی سب کمیٹی کے سپرد تجویز ۵ اور ۶ یعنی بجٹ تحریک جدید اور بجٹ وقف جدید تھے۔ اس کا صدر حضور نے مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب طاہر کو اور سیکرٹری ۱ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال (اوّل) اور سیکرٹری ۲ مکرم مولانا ابو المنیر نور الحق صاحب کو مقرر فرمایا۔

کمیٹیوں کے اراکین کے ناموں کے تعین کے بعد متعلقہ کمیٹیوں کے صدر یا سیکرٹری صاحبان کی طرف سے سب کمیٹیوں کے اجلاس کی جگہ اور وقت کے بارے میں بتایا گیا۔

اِس مرحلے پر مجلس مشاورت کی پہلے روز کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

دُوسرے روز ۴ بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کے بعد اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہُوا۔ جو مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے کی۔ اس کے بعد حضور نے دُعا کرائی۔ بعد ازاں حضور کے ارشاد پر مکرم مرزا عبد الحق صاحب امیر صوبہ پنجاب سٹیج پر تشریف لائے اور کارروائی جاری رکھنے میں حضور کی مدد کی۔

سب سے پہلے گزشتہ سال کی مجلس شوریٰ کے فیصلہ جات کی تعمیل کی رپورٹیں پیش کی گئیں۔ مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ، مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ۔ مکرم مولانا سُلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد اور مکرم مولوی محمد بشیر شاد صاحب سیکرٹری بہشتی مقبرہ نے رپورٹیں پیش کیں۔ اس کے بعد مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اور سیکرٹری مجلس مشاورت نے اضافہ جات بجٹ دورانِ سال پڑھ کر سُنائے۔ اس کے بعد سیکرٹری مجلس مشاورت نے وہ تجاویز سُنائیں جو امسال شوریٰ میں پیش نہیں کی گئیں۔ مکرم سیکرٹری صاحب نے مختصراً بتایا کہ یہ تجاویز کس وجہ سے ایجنڈے میں شامل نہیں ہوئیں۔

اس کے بعد سب کمیٹیوں کی رپورٹ پیش ہونے اور ان پر بحث کا سلسلہ شروع ہُوا۔ سب سے پہلے سب کمیٹی تعلیم کی رپورٹ سب کمیٹی کے سیکرٹری مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب نے پڑھ کر سُنائی۔ اس سب کمیٹی کے ذمّہ ایجنڈے کی تجویز ۱ اور ۳ تھی۔ ایجنڈے کی تجویز ۱ مندرجہ ذیل تھی:-

"تجویز از جماعت احمدیہ چک ۱۱۷ چھور ضلع شیخوپورہ۔

جماعت احمدیہ کے طلباء کی اعلیٰ تعلیم کے پیشِ نظر مرکز میں اعلیٰ تعلیم کا ایک مثالی اِدارہ قائم ہونا چاہیئے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ہمارے بچوّں کو تعلیمی سہولتیں میسّر نہیں ہیں۔ ہمارے مرکزی ادارے قومی تحویل میں آنے کی وجہ سے ہمارے بچوّں کی تعلیمی اور دینی حالت بہت متاثّر ہوئی ہے لہٰذا اس ضرورت کو پُورا کرنے کے لئے پرائیویٹ طور پر ایک مثالی تعلیمی ادارہ قائم کرنا ضروری محسوس ہو رہا ہے ایسا ادارہ ربوہ سے باہر کسی دُوسرے مناسب مقام پر بھی قائم ہو سکتا ہے۔"

سب کمیٹی نے یہ تجویز ایک ترمیم کے ساتھ منظور کرنے کی سفارش کی کہ اس مقصد کے لئے ماہرین کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو اِس بارے میں تفصیلی غور کر کے لائحہ عمل مرتب کرے اور اس تجویز پر عمل درآمد کی صُورت بیان کرے۔

اِس تجویز پر جن احباب نے اپنا مشورہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کیا اُن کے اسماءِ گرامی یہ ہیں:-

مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب سپیکر لاہور۔ مکرم ملک محمد شریف صاحب راولپنڈی۔ مکرم نعیم خالد صاحب راولپنڈی۔ مکرم مبارک احمد صاحب چیمہ سرگودھا۔ مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب۔ مکرم سیّد احتجاج علی زبیری صاحب اٹک۔ مکرم چوہدری فقیر محمد صاحب سانگلہ ہل۔ مکرم عبد الحمید صاحب ضلع شیخوپورہ۔ مکرم رانا محمد خان صاحب بہاولنگر۔ مکرم چوہدری عبد المجید صاحب کراچی۔ مکرم ماسٹر محمد اعظم صاحب سیالکوٹ۔ اور حضرت سیّدہ اُمّ متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔

حضور ایدہ اللہ نے ان مشوروں پر فرمایا کہ مختلف احباب نے مختلف آراء پیش کی ہیں۔ اِس تجویز پر عمل درآمد کے کئی پہلو ہیں۔ جن پر غور ہونا ضروری ہے۔ یہ کام ماہرین کی کمیٹی ہی کر سکتی ہے۔ ان سب باتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے احباب جماعت ایسے سکولوں اور تعلیمی اِداروں کی سرپرستی کریں جو احمدی احباب نے مختلف جگہوں پر قائم کئے ہوئے ہیں۔ احمدی احباب مزید ایسے سکول بھی کھول سکتے ہیں جہاں پر عِلم اور دِین کا اعلیٰ معیار پیش کیا جا سکے۔ یہ ایک قومی خدمت بھی ہوگی۔ حضور نے فرمایا اِس تجویز سے مُراد پروفیشنل کالجز یعنی میڈیکل یا انجینئرنگ کے کالج نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ کالجز بڑا کثیر سرمایہ چاہتے ہیں۔ جو سر دست جماعت کے لئے مہیّا کرنا ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو اور ترقی دے گا تو پھر ایسے اِدارے قائم کرنا بھی ممکن ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

بعد ازاں اس تجویز پر رائے لی گئی اور مجلس مشاورت نے متفقہ طور پر سب کمیٹی کی سفارش کو منظور کرنے کی سفارش کی۔

اس کے بعد ایجنڈے کی تجویز نمبر ۳ پیش کی گئی۔ تجویز ۳ یوں ہے:-

تجویز از مجلسِ صحت ربوہ:

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں مرکز سلسلہ میں مجلسِ صحت کا قیام عمل میں آ چکا ہے۔ مجلسِ صحت کی کارکردگی زیادہ فعال اور وسیع بنانے کے لیے مجلسِ صحت کی تجویز یہ ہے کہ ضلع وار نظام کے تحت "سیکرٹری صحت" کا تقرر عمل میں لایا جائے تاکہ صحت جسمانی کے متعلق جماعتوں میں باقاعدہ تنظیم کے تحت پروگرام مرتب کر کے اس پر عمل کیا جا سکے۔ نیز تحریک جدید کے ذریعے جماعت ہائے بیرون ملک میں بھی ملکی سطح پر سیکرٹری صحت کا تقرر عمل میں لایا جائے۔"

سب کمیٹی نے اِس تجویز کو متفقہ طور پر منظور کرنے کی سفارش کی تھی۔ اس پر جن احباب نے اپنے مشورے حضور کی خدمت میں پیش کئے اُن کے اسماء گرامی یہ ہیں:-

مکرم مبارک محمود صاحب پانی پتی۔ انہوں نے ترمیم پیش کی کہ سیکرٹری صحت کی بجائے مقامی سطح پر اور بیرونی ممالک میں بھی مجالسِ صحت کا قیام عمل میں لایا جائے۔ مکرم مرزا محمد الدین صاحب ناز نے یہ نکتہ اُٹھایا کہ یہ تجویز قواعد کے مطابق نہیں کیونکہ مقامی سطح پر سیکرٹری قائم کرنے کے ساتھ مرکزی سطح پر ناظر کا تقرر بھی ضروری ہے۔ اس کے لئے قواعد میں ترمیم کرنے کے لئے باقاعدہ پُرانے اور نئے قواعد کا حوالہ دیا جانا ضروری ہے۔ دیگر مشورہ دینے والوں میں مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری نمائندہ نائیجیریا۔ مکرم محمد افضل مُنیر صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔ مکرم خواجہ محمد امین صاحب سنبڑیال۔ مکرم ڈاکٹر غُلام اللہ صاحب لاہور شامل تھے۔ حضور کے ارشاد پر سب کمیٹی کے صدر مکرم میر نُور احمد صاحب تالپور نے اور مجلس صحت کے صدر مکرم چوہدری انور حُسین صاحب امیر ضلع شیخوپورہ نے بھی بعض باتوں کی وضاحت کی۔

اس کے بعد مکرم مبارک محمود صاحب پانی پتی کی ترمیم پر حضور نے مشورہ طلب فرمایا۔ چنانچہ مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ امیر راولپنڈی۔ مکرم حمید احمد صاحب اٹک۔ مکرم میاں اقبال احمد صاحب ضلع راجن پُور اور مکرم مرزا عبد الحق صاحب امیر ضلع سرگودھا نے اپنے مشورے حضور کی خدمت میں پیش کئے۔

حضور نے فرمایا اصولی طور پر اس تجویز کی کسی نے مخالفت نہیں کی۔ صرف اس پر عملدرآمد میں بعض ٹیکنیکل مشکلات ہیں۔ اِس لئے سردست یہی فیصلہ ہے کہ سیکرٹری اُمورِ عامّہ سے یہ کام لیا جائے اور جماعتی طور پر اُمورِ عامّہ اس کی ذمّہ دار ہوگی۔ دَورانِ سال اس میں اگر مشکلات پیش آئیں تو اس تجویز کو باقاعدہ بنا کر آئندہ سال مجلسِ مشاورت میں دوبارہ پیش کیا جائے۔

اس کے بعد دُوسری سب کمیٹی کی رپورٹ پیش ہوئی۔ یہ سب کمیٹی سفارشات شوریٰ سٹینڈنگ کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ یعنی ایجنڈا کی تجویز نمبر ۲ پر غور کرنے کے لئے قائم کی گئی تھی۔ اس سب کمیٹی کے صدر مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب ساہیوال نے رپورٹ پیش کی۔ یہ رپورٹ پیش ہونے سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر ضلع لاہور سٹیج پر تشریف لائے اور کارروائی کو جاری رکھنے میں حضور انور ایدہ اللہ کی معاونت کا شرف حاصل کیا۔

مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب صدر سب کمیٹی نے رپورٹ پڑھ کر سُنائی۔ سب کمیٹی نے سٹینڈنگ کمیٹی کی طرف سے ازسرِ نَو مرتّب کردہ قواعد پر بحث کرنے کے بعد ان میں بعض معمولی ترامیم کے ساتھ سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ کو منظور کرنے کی سفارش کی تھی۔

مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ کے بعض حصّوں کی وضاحت کی۔ حضور نے فرمایا اس رپورٹ پر بحث کے دو طریق ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ شِق وار ساری رپورٹ پڑھی جائے اور ساتھ ساتھ اس پر اراکین مجلسِ مشاورت اپنے مشورے پیش کریں۔ دُوسری صُورت یہ ہو سکتی ہے کہ پہلے رپورٹ کا وہ حصہ زیرِ بحث لایا جائے جن پر سٹینڈنگ کمیٹی نے کوئی رائے نہیں دی۔ اور وہ من وعن مجلسِ مشاورت میں پیش ہیں۔

حضور نے سب سے پہلے اس پر مشورہ طلب فرمایا کہ اس رپورٹ پر بحث کا طریقِ کار کونسا ہو۔ چنانچہ مکرم محمد سعید احمد صاحب راولپنڈی اور مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی اور مکرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ۔ مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب اور مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب فیصل آباد نے اپنے مشورے پیش کئے۔

اِس پر حضور نے فیصلہ فرمایا کہ پہلے وہ باتیں پیش کی جائیں جن پر سٹینڈنگ کمیٹی نے کوئی رائے نہیں دی۔ اُن میں سب سے پہلا مسئلہ یہ تھا کہ وصیت قبول کرنے کے معاملہ میں مرد اور عورت کے لئے الگ الگ قواعد بنانے کی تفریق ختم کر دی جائے۔ حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو قواعد وصیت کے رسالہ الوصیّت میں بیان فرمائے ہیں۔ اُن میں مرد اور عورت کی کوئی تفریق روا نہیں رکھی گئی۔ ماضی میں بنائے گئے قواعد میں حق مہر کو بنیادی جائیداد قرار دے کر عجیب

مذاق کی صورت پیدا کر دی گئی ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ وصیت میں مالی قربانی جو لازمی ہے اس لئے صرف یہ دیکھا جائے کہ بھی یا موصیہ مالی قربانی کرنے کے اہل ہیں یا نہیں۔ اسی بنیاد پر کسی مرد کی بھی وصیت ناقابل قبول ہو سکتی ہے اور کسی عورت کی بھی۔

حضور نے فرمایا اس موضوع پر کوئی رکن اپنی رائے دینا چاہیں تو اپنے نام پیش کریں۔ اس پر مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری نمائندہ نائیجیریا نے اپنا مشورہ پیش کرتے ہوئے استفسار کیا کہ کیا اس نئے اصول کے تحت (کہ حق مہر بنیادی جائیداد نہ ہوگا) پرانی وصیتیں بھی گر جائیں گی؟ حضور نے فرمایا اس سے وہ سب وصیتیں گر جائیں گی جو جائیداد کی صحیح تعریف پر پوری نہ اتریں کیونکہ وہ موصی کی مالی قربانی کے معیار پر پوری نہ اترتی ہوں گی۔ حضور نے فرمایا جائیداد کی تعریف میں حق مہر کے لفظ کو ہی ہٹا دیں۔

اس پر حضور نے اراکین شوریٰ سے مشورہ کے بعد فرمایا جائیداد کی صرف یہی تعریف درست ہے کہ وہ منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد جسے عرف عام میں جائیداد کہا جائے اور جس کو مجلس کارپرداز قبول کرے۔

حضور نے اراکین شوریٰ سے رائے لی تو مجلس مشاورت نے متفقہ طور پر اس اصول کی تائید کر دی کہ آئندہ سے وصیت کے معاملے میں مرد اور عورت کی تفریق ختم کر دی جائے گی۔

اس کے بعد ہاؤس رینٹ (کرایہ مکان) کا مسئلہ پیش کیا گیا۔ سٹینڈنگ کمیٹی نے اس پر کوئی رائے دینے سے معذوری ظاہر کر دی تھی۔ سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ میں لکھا گیا تھا۔

"ایک اہم معاملہ جو کمیٹی کے زیر غور تھا وہ ہاؤس رینٹ الاؤنس وغیرہ کے بارے میں سب کے لئے یکساں قاعدہ تجویز کرنے سے متعلق تھا۔ تفصیلی غور و خوض کے بعد کمیٹی اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ اس بارہ میں کوئی حتمی اور مستقل قاعدہ تجویز کرنا ممکن نہیں۔ اس بارے میں کمیٹی کے پیش نظر یہ امر بھی تھا کہ قواعد وصیت بین الاقوامی طور پر نافذ ہوں گے اور ان میں حتی الامکان ایسی تفصیلات نہیں آنی چاہئیں جو مختلف ممالک میں مختلف ہوں یا جو ایک ہی ملک میں مختلف طبقوں میں مختلف حالات کے مطابق تغیر پذیر ہوں۔ ہاؤس رینٹ کا معاملہ جب زیر غور آیا تو یہ بات سامنے آئی کہ موجودہ زمانہ میں بہت سے پرائیویٹ اور نیم سرکاری اداروں اور کمپنیوں میں یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ وہ اپنے ملازمین کی تنخواہ کم سے کم ظاہر کرتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ ادائیگیاں مختلف مراعات اور الاؤنسز کے نام سے کی جاتی ہیں تاکہ ٹیکس کی اغراض کے لئے ملازمین محفوظ SLAB میں ہوں۔ یہی کیفیت بعض اداروں میں ہاؤس رینٹ وغیرہ کی بھی ہے اور اس کی بھی متعدد صورتیں ہیں۔ بعض ادارے FURNISHED رہائش مہیا کرتے ہیں اور کرایہ کے لئے کچھ نقد الاؤنس نہیں دیتے۔ بعض ادارے ایک معیّن رقم بطور کرایہ الاؤنس کے دیتے ہیں اور وہ عملاً کرایہ پر ہی صرف ہو جاتا ہے۔ بعض ادارے تنخواہ کا ایک معیّن فیصد بطور کرایہ الاؤنس کے دیتے ہیں اور وہ کرایہ پر اٹھ جانے والی رقم سے عموماً کم ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی مختلف صورتیں بعض دیگر الاؤنسز کی موجود ہیں۔ لہٰذا کمیٹی اس بارے میں کوئی معیّن قاعدہ تجویز نہیں کر سکی۔"

حضور ایدہ اللہ نے اس پر مشورہ طلب فرمایا چنانچہ مکرم چوہدری محمد اسحاق سپیکر صاحب لاہور، مکرم مبشر احمد ظفر صاحب سرگودھا، مکرم محمد سعید احمد صاحب راولپنڈی اور مکرم میر نور احمد تالپور صاحب نے اپنے مشورے پیش کئے۔ چونکہ ان مشوروں سے بھی کوئی معیّن بات سامنے نہ آسکی اس لئے حضور نے فرمایا کہ اس پر ابھی کوئی قانون نہ بنائیں سارا سال اس پر دماغ لڑائیں اس کو تمام دنیا کی جماعتوں میں مشتہر کر دیا جائے اور مالی قربانی کی روح کو قائم رکھتے ہوئے اور تکلیف مالا یطاق سے بچتے ہوئے جو اچھی تجویز سامنے آئے آئندہ شوریٰ میں اس پر غور کیا جائے۔ سردست یہ معاملہ موصی کی ذاتی صوابدید پر ہی رہے اور مجلس کارپرداز اس بارے میں صرف نظر کرتی رہے۔

اس وقت ایک بجکر بیس منٹ ہو گئے تھے چنانچہ حضور نے دوسرے روز کا پہلا اجلاس ختم کرنے کا اعلان فرمایا۔

**نوٹ:-** (مجلس مشاورت کے دوسرے روز کے دوسرے اجلاس کی کارروائی کی تفصیل آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں)

## اختتامی خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے آیت استخلاف (سورۃ نور: ۵۶) کی تلاوت فرمائی اور فرمایا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے خلافت قائم کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس آیت کا ایک مطلب جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرمایا کرتے تھے یہ بھی ہے کہ ہر فرد جماعت اپنی جگہ پر خلیفہ ہے اور خدا تعالیٰ کے پروگرام کو جاری رکھنے میں پوری طرح شریک ہے۔ حضور نے فرمایا اگر ہر فرد جماعت یہ نکتہ سمجھ جائے اور اپنی ذمہ داری کو پوری طرح ادا کرے تو جماعت احمدیہ ایک ایسی زبردست طاقت بن جائے جس کا دنیا تصور بھی نہیں کر سکتی۔ حضور نے فرمایا جماعت کا مجموعی تقویٰ خلیفۃ المسیح کی قوت ہے۔ اس لئے ہر فرد کو اپنا معیارِ تقویٰ بڑھانے کی ضرورت ہے۔

حضور نے فرمایا اس آیت کا ایک دوسرا پہلو بھی قابلِ غور ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ جب خلافت قائم ہو جائے اور دین کو تمکنت حاصل ہو جائے تو اللہ ہر خوف کو دور کر دے گا۔ تمکنت کے معنوں میں دین کا ایسا استحکام اور قیام ہے جو ہر خوف کو دور کرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ اس صورت میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب ایک دفعہ خوف دور کر دیا گیا تو پھر دوبارہ اس بات کے بیان کی کیا ضرورت ہے کہ مومن خوف سے امن میں آئیں گے۔ حضور نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی پُرحکمت ترتیب ہے جو بظاہر عام آدمی کے نزدیک درست قرار نہیں پاتی لیکن جب غور و فکر کیا جائے تو اس کی حقیقی تفسیر سمجھ میں آجاتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے آیت استخلاف کے معنوں کے اس بالکل نئے پہلو کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب اعمالِ صالحہ کے نتیجہ میں دین کو تمکنت حاصل ہوتی ہے اور خدا کی جماعت آئے دن نت نئی ترقیات حاصل کرتی ہے اور پہلے سے بڑھ چڑھ کر کامیابیاں حاصل کرتی چلی جاتی ہے تو مخالفوں میں ایک سخت ردّ عمل پیدا ہوتا ہے اور وہ اپنی مخالفانہ تدبیروں کو نیا رنگ دے کر مومنوں کے لئے خوف کے نئے سامان پیدا کرتے ہیں۔ اس آیت میں یہاں اس خوف کی طرف اشارہ ہے جو مومنوں کی ترقی (تمکنت) کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے اسے تمکنت کے بعد بیان کیا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہاں جو طرزِ کلام اختیار فرمایا ہے اس میں شدت اور زور دینے کے سب طریق اختیار کر کے مومنوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ تمکنت کے بعد آنے والے خوف کی حالت میں خود ... ہرگز تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچائے۔ یہ خوف تمہاری تمکنت کی حالت کو نہ بدلے گا۔ اس خوف سے تمہیں امن نصیب ہوگا۔ اور تمہاری تمکنت میں اضافہ ہوگا۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہاں پر آگے یہ فرمایا ہے کہ جو کوئی اس خوف کو دل میں جگہ دے گا وہ شرک کا مرتکب ہوگا اس لئے میں جماعت احمدیہ کو یہ متنبہ کرتا ہوں کہ اگر کسی کے وہم و گمان میں بھی یہ بات آتی ہے کہ تبلیغ کے نتیجے میں مخالفانہ ردّ عمل سے ہمیں کوئی نقصان ہوگا اس لئے تبلیغ میں کمی کر دی جائے تو یہ ایک مشرکانہ خیال ہے۔ جو احمدی یہ خوف دل میں رکھے گا وہ توحید کے شجرے سے کاٹا جائے گا۔ ہمیں صرف اللہ پر توکل رہا ہے۔ اور صرف اللہ پر ہی توکل رہے گا۔ اس نے کبھی خوف کی حالت میں ہمیں اکیلے نہیں چھوڑا۔ ہم نے اس سے کبھی بے وفائی نہیں کرنی۔ اگر دعوت الی اللہ کے نتیجے میں ہمارے ایک ایک بچے کے بھی کاٹے جانے کا خوف ہے تب بھی ہم نے ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹنا۔ پہلے سے بڑھ کر اللہ پر توکل کرتے ہوئے دعوت الی اللہ کے میدان میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جانا ہے۔

حضور نے فرمایا مخالفین میں دعوت الی اللہ کی مہم کے علاوہ ہمارا چندوں میں بڑھتے جانا بھی ان کے لئے تکلیف کا موجب بن رہا ہے۔ اس پہلو سے بھی ہمیں ہرگز نہیں رکنا اور ہر لحاظ سے آگے سے آگے بڑھ کر مالی قربانی کرنا اور سب احمدیوں کو بھرپور جدوجہد کر کے اس قربانی میں شامل کرنا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں نو مبایعین کو پہلے دن سے چندوں کے نظام میں شامل کرنے پر زور دیا اور فرمایا کہ ہر نئے احمدی ہونے والے کو کھول کر بتا دیں کہ احمدی ہونے کے بعد مالی قربانی کرنا لازمی ہوگا۔ حضور نے فرمایا اس کام کے لئے ایک نائب سیکرٹری مال مقرر کر دیا جائے۔

دوسری بات حضور نے یہ فرمائی کہ ابھی تک ایک تعداد نادہندگان کی ہے ان کو چندوں کے نظام میں داخل کرنے کے لئے ضروری ہے اندرون ملک ایک نائب سیکرٹری مال اور بیرون ملک ایڈیشنل سیکرٹری مال مقرر کیا جائے۔ اور ان نائب سیکرٹری مال صاحبان کی رپورٹیں الگ آنی چاہئیں کہ ان کو کس قدر کامیابی ہوگی۔

حضور نے جماعت کو کثرت سے اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے ... کی تحریک فرمائی ... 

جن تاریخوں میں جماعت کو الٹی میٹم دیئے گئے ہیں ان تاریخوں میں نماز تہجد اور دُعاؤں کا خصوصی پروگرام بنائیں۔ اور اللہ کے حضور بڑی عاجزی اور زاری سے عرض کریں کہ خدایا یہ دُنیا ہمیں تجھ سے اور تیرے پیارے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاٹنے کی کوششیں کر رہی ہے اس پیارے کے بغیر تو ہم زندہ نہیں رہ سکتے ایسے سامان کر کہ وہ ہمیں کاٹنے کی بجائے ہمارے ساتھ شامل ہو کر اس نبیؐ پر درود بھیجنے لگیں۔

حضور نے مزید فرمایا کہ یہ دُعا کثرت پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ
نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ
مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

حضور نے بڑے جوش و جذبہ سے فرمایا یہ دُعائیں ہی تھیں جنہوں نے بڑے بڑے دعوے کرنے والوں کے چھکے چھڑا دیئے، ان کے پاؤں تلے سے زمین نکال دی، اور جماعت کو نئی تمکنت عطا کی۔ اس لئے ان آزمودہ دُعاؤں کو آزمائیں۔

آخر میں حضور نے دُعا کروائی۔ یہ دُعا اپنے سوز اور رقت کے ماحول میں ایک یادگار دُعا تھی۔ احباب کی سسکیاں ہچکیوں میں اور ہچکیاں چیخوں میں بدل رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ پر بھی رقت کا شدید عالم طاری تھا۔ سارا ہال آہ و بکا سے گونج رہا تھا۔

دُعا پر یہ پاکیزہ مجلس اختتام پذیر ہوئی اور حضور احباب جماعت کو دعائیں دیتے ہوئے تشریف لے گئے۔

# احمدیہ مُسلم کانفرنس اُتر پردیش

## مورخہ ۲۶ر۲۷رمئی ۸۴ء کو کانپور میں منعقد ہو گی۔

احباب جماعت ہائے احمدیہ اُتر پردیش (یوپی) کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال آل اُتر پردیش احمدیہ مُسلم کانفرنس مورخہ ۲۶ر۲۷رمئی بروز ہفتہ و اتوار کانپور میں منعقد ہو گی۔ احباب کانفرنس کی کامیابی کے لئے درد دل سے دُعا فرمائیں۔ کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرمائیں۔ کانفرنس کے اخراجات کے لئے جماعتی فنڈ بھی فراہم فرمائیں۔

کانفرنس کے سلسلہ میں معلومات حاصل کرنے کے لئے حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

مکرم ظفر عالم خاں صاحب صدر مجلس استقبالیہ
42/29 مکھنیاں بازار۔ کانپور۔ یوپی۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

# وظائف امداد کتب تعلیمی نادار طلباء

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بجٹ (مشروط بہ آمد) میں ایک مد "وظائف امداد کتب تعلیمی" قائم ہے۔ جس سے مستحق نادار طلباء کو خرید کتب وغیرہ کے لئے امداد دی جاتی ہے۔ لہٰذا صاحب استطاعت اور مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس مد میں حسب توفیق و استطاعت رقم بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

نوٹ:۔ ایسی رقوم دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بھجواتے ہوئے یہ وضاحت کر دی جائے کہ یہ رقم امانت "امداد کتب تعلیمی" میں جمع کی جائے اور خط کے ذریعہ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اسی کی اطلاع دی جائے۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

# رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زندگی میں اس خواہش کے ساتھ رسالہ ریویو آف ریلیجنز کا اجراء فرمایا تھا کہ جماعت کے اندر اس کے دس ہزار خریدار پیدا ہو جائیں مگر ابھی تک رسالہ کی خریداری اس حد تک نہیں پہنچ سکی۔ اس رسالہ کی ضرورت اور اہمیت حضرت اقدسؑ کے حسب ذیل پیغام سے عیاں ہے۔

"اگر خدانخواستہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا تو یہ واقعہ اس سلسلہ کیلئے ایک ماتم ہوگا۔ اس لئے میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوان مردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کی اعانت اور مالی امداد میں جہاں تک ان سے ممکن ہے اپنی ہمت دکھلاویں ...... اور اس وقت کوئی خدمت کرو۔ اگر تم اپنی ایمانداری پر مہر لگا دو گے اور تمہاری عمریں زیادہ ہوں گی اور تمہارے مالوں میں برکت دیا جائے گی۔" (الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۳ء)

یہ رسالہ کو بفضلہ تعالیٰ ظاہری اور باطنی ہر دو رنگ میں بہتر اور معیاری بنا دیا گیا ہے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضرت اقدسؑ کی اس خواہش کی تکمیل میں آپ بھی حصہ دار بنیں۔ اسکے خود خریدار بنیں اور انگریزی دان غیر از جماعت احباب کے نام جاری کروائیں یہ تعلیم یافتہ طبقہ میں تبلیغ کا ایک مؤثر ذریعہ ہے اسکا سالانہ چندہ خریداری پچاس روپے ہے اور اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو دس رسائل کی خریداری قبول فرما کر معاون خاص بنیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

# ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

## خدمتِ خلق کا مظاہرہ

مکرم مولوی عبدالحلیم صاحب مبلغ کیرنگ لکھتے ہیں کہ یکم مارچ کو کیرنگ کے قریب ہندوؤں کی بستی کونڈھلو میں صبح سات بجے ایک نامی آدمی کے گھر کو آگ لگ گئی۔ فوری طور پر مائک پر اعلان کیا گیا۔ اور کیرنگ کے تقریباً ۲۰۰ افراد نے جائے وقوع پر پہنچ کر فوری طور پر آگ پر قابو پا لیا۔ تاہم ۱۵ کمرے جل کر راکھ ہو گئے۔ بعد میں خدام نے جلا ہوا ملبہ صاف کیا۔ اس وجہ سے وہاں ہندو احباب نے خوشنودی کا اظہار کیا۔

## چارکوٹ میں تبلیغی مساعی

مکرم سید قیام الدین صاحب برق مبلغ چارکوٹ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار اور مکرم شریف احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چارکوٹ ۳/۱۴ کو تبلیغی دورہ پر روانہ ہوئے۔ غیر احمدی بستی ریبوٹ میں غیر احمدی احباب کے ساتھ تبادلۂ خیالات کیا اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ ۳/۱۴ کو پروگرام کے مطابق ہم کھوڑی ڈیڈری رگ پہنچے اور لٹریچر تقسیم کیا۔ یہاں پر بھی غیر احمدی احباب سے تبادلۂ خیالات ہوا۔ اور ان کے اعتراضات اور سوالات کے مناسب جوابات دیئے گئے۔

## خدام الاحمدیہ یادگیر کا سائیکلوں پر تبلیغی پروگرام

مکرم نائب قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر اطلاع دیتے ہیں کہ ماہ فروری میں آٹھ خدام پر مشتمل ایک وفد سائیکلوں پر سوار یادگیر کے مضافات میں تبلیغ کے لئے نکلا اس موقعہ پر مختلف قسم کا جماعتی لٹریچر غیر احمدی احباب میں تقسیم کیا گیا۔ لوگوں نے نہایت دلچسپی کے ساتھ ہم لوگوں کی باتیں سنیں اور اچھا اثر لیا۔ اس کے علاوہ حضور ایدہ اللہ کے خطبات اور سوال و جواب کی کیسٹیں لوگوں کو سُنائی گئیں۔ یہ پروگرام بھی نہایت مؤثر ثابت ہوا۔ اور لوگوں نے بہت دلچسپی کے ساتھ حضور انور کے فرمودہ خطبات اور جوابات سُنے۔

## کبیرہ (بنگال) میں سالانہ اجتماع و جلسہ سالانہ

مکرم عبدالرؤف صاحب قائد مجلس کبیرہ کی رپورٹ کے مطابق مورخہ ۱۶، ۱۷ر مارچ کو سالانہ اجتماع اور مورخہ ۱۸/۳/۸۴ کو جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ چنانچہ مورخہ ۱۶ر مارچ بروز جمعۃ المبارک مسجد احمدیہ کے سامنے مکرم مولوی محمد شہید اللہ صاحب نے اجتماعی دُعا کروائی۔ اور اس کے بعد کھیلوں کے مقابلہ جات شروع ہوئے۔ اوّل، دوم اور سوم آنے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اسی روز بعد دوپہر لجنات کا دینی مقابلہ شروع ہوا۔ اور بعد نماز مغرب اطفال کا دینی مقابلہ ہوا۔ دوسرے روز صبح خدام کے دینی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ تقریری مقابلہ میں اوّل، دوم اور سوم آنے والوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس کے بعد انصار اللہ کا دینی مقابلہ ہوا۔ تیسرے روز مورخہ ۱۸ر مارچ کو جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ اسی روز صبح چار بجے سے آل بنگال انصار اللہ کا اجلاس بھی ہوا۔ شام پانچ بجے جلسہ سالانہ منعقد۔ جلسہ سالانہ کے انعقاد سے قبل مقابلہ جات میں اوّل، دوم اور سوم آنے والوں کو مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ نے انعامات تقسیم کئے۔ بعد مغرب مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر کی صدارت میں جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی محمد امان اللہ صاحب، مکرم مولوی محمد یونس صاحب، مکرم ناصر احمد صاحب معلم وقف جدید، مکرم نا مدار علی صاحب، مکرم ماسٹر شرق علی صاحب نے تقاریر کیں۔ اور بعد کو صدر مجلس نے خطاب فرمایا۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے بعد ساڑھے تین گھنٹے تک ویڈیو دکھایا گیا۔

# مختلف مقامات پر جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام

☆ـــــ مکرمہ رضیہ احمد صاحبہ سیکرٹری لجنہ سورو کی رپورٹ کے مطابق مورخہ ۲۳/۳/۸۴ کو مکرمہ امۃ النور صاحبہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرمہ عاصمہ بیگم صاحبہ۔ مکرمہ شمعون بی بی صاحبہ، مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ مکرمہ نسیم خاتون صاحبہ، مکرمہ نور جہاں صاحبہ، مکرمہ اختری خانم صاحبہ، عزیزہ رقیہ پروین، عزیزہ لبنیٰ مکرمہ حنیفہ بیگم صاحبہ، مکرمہ رضیہ بشریٰ صاحبہ، خاکسار رضیہ احمد اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ اس دوران نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ بعد دعا جلاس برخواست ہوا۔

☆ـــــ مکرم سید بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال پٹنہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۴ کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی سے شروع ہوا۔ اس کے بعد مکرم شریف احمد صاحب، سید بشیر احمد اور خاکسار صدر مجلس نے تقاریر کیں۔ دعا پر اجلاس ختم ہوا۔

☆ـــــ مکرم برکات احمد صاحب سلیم سیکرٹری تبلیغ بنگلور تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۵/۳/۸۴ کو مکرم مولوی عبدالمومن صاحب راشد مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور عہد و نظم خوانی کے بعد خاکسار نے افتتاحی تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم مرزا عبدالرحمٰن بیگ صاحب، مکرم پی عنایت اللہ صاحب نسیم، مکرم محمد مجیب اللہ خانصاحب، مکرم اخلاق احمد صاحب جواز۔ مکرم شفقت اللہ صاحب قریشی، مکرم محمد صبغت اللہ صاحب، خاکسار اور صدر مجلس نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ اہل خانہ کی طرف سے چائے سے تواضع کی گئی۔

☆ـــــ مکرم سید شاہد احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ سونگھڑہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۴ کو مکرم سید یعقوب الرحمٰن صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی سے شروع ہوا۔ اس کے بعد مکرم مولوی سید مبشر الدین صاحب، مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب، مکرم سید غلام الامین شاہ صاحب قادری اور صدر مجلس نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔

☆ـــــ مکرم غلام مرتضیٰ صاحب معلم وقف جدید بنگال تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۴ کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ مکرم محمد ابراہیم صاحب کی صدارت میں تلاوت و نظم خوانی سے شروع ہوا۔ اس کے بعد خاکسار، مکرم محمد عبدالرحمٰن صاحب، مکرم جمعہ خانصاحب، مکرم حنیف خانصاحب، مکرم فرزان علی خانصاحب اور صدر مجلس نے تقاریر کیں۔ دعا کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔

★ـــــ مکرم محمد رحمت اللہ صاحب معلم وقف جدید ہلدی پدا تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۴ کو مکرم محبوب خانصاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی سے شروع ہوا۔ اس کے بعد مکرم معراج صاحب، مکرم قاسم صاحب مکرم علیم الدین صاحب، مکرم شاہ نواز صاحب، مکرم شیخ سوراج صاحب، مکرم غلام مرتضیٰ صاحب، خاکسار اور صدر مجلس نے تقاریر کیں۔

☆ـــــ مکرم مجیب احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ساونت واڑی تحریر کرتے ہیں کہ ۲۳ مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ مکرم عبدالقادر صاحب کی صدارت میں تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی سے شروع ہوا۔ اس کے بعد مکرم منور احمد صاحب اور صدر مجلس نے تقاریر کیں۔ اس دوران نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ دعا کے بعد جلاس برخواست ہوا۔

**نوٹ:**ـــ درج ذیل جماعتوں کی طرف سے بھی جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام شایان شان طریق پر منعقد کئے جانے کی خوشکن رپورٹیں موصول ہوئی ہیں مگر بوجہ عدم گنجائش ان کے صرف نام دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اخلاص میں برکت عطا کرے اور زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(ایڈیٹر)

لجنہ اماء اللہ ساگر۔ خانپور ملکی۔ سکندر آباد۔ مجدرک۔ شموگہ۔ چارکوٹ۔ جماعت احمدیہ الیپی۔ مرکرہ۔ سورو۔ جڑ چرلہ۔ شموگہ۔ چیلاکرہ۔ اٹارسی

# قادیان میں رمضان المبارک گذارنے کے سلسلہ میں ضروری اعلان

امسال رمضان المبارک کا مقدس اور بابرکت مہینہ مورخہ ۲ جون ۱۹۸۴ء مطابق ۲ احسان ۱۳۶۳ ہش سے شروع ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ بھارت کے وہ دوست اور احباب جو ماہ رمضان المبارک مرکز قادیان میں گذارنے اور یہاں کے دینی اور روحانی ماحول میں روزے رکھنے، درس القرآن و احادیث سننے نیز اعتکاف بیٹھنے کے خواہشمند ہوں انہیں چاہیئے کہ اپنی درخواستیں صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ نظارت دعوت و تبلیغ قادیان میں جلد بھجوا دیں اور درخواست میں یہ بھی وضاحت فرمائیں کہ وہ قادیان میں قیام کے دوران اپنے طعام کے اخراجات خود برداشت کریں گے یا لنگرخانہ سے اُن کے کھانے کا انتظام ہونا چاہیئے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

# احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن بھارت کا قیام

جملہ احمدی طلباء کی بہبودی کے لئے در اصل احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن قائم ہے۔ سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن بھارت کی منظوری فرماتے ہوئے خاکسار کی سرپرستی و نگرانی میں کام کرنے کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران کی نامزدگی کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

پیٹرن ـ مکرم منظور احمد صاحب گجراتی ایم۔اے قادیان

نائب پیٹرن ـ ؍؍ خواجہ بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔ بی۔ایڈ قادیان

بھارت کے جملہ احمدی طلباء سے اُمید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے پیٹرن سے پورا پورا تعاون فرماتے رہیں گے۔

خاکسار

مرزا وسیم احمد

امیر جماعت احمدیہ قادیان

# مجالس خدام الاحمدیہ اڑیسہ کا سالانہ اجتماع

تمام مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ اُڑیسہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دسواں آل اُڑیسہ سالانہ اجتماع جو بتاریخ ۲۵، ۲۶ تبلیغ (فروری) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں بمقام کیرنگ منعقد ہونا قرار پایا تھا۔ مگر بوجوہ مقررہ تاریخوں میں منعقد نہیں کیا جا سکا اب مورخہ ۲۶ و ۲۷ ہجرت ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء بروز ہفتہ، اتوار کیرنگ میں ہی منعقد ہوگا۔ تمام مجالس اجتماع میں اپنے زیادہ سے زیادہ نمائندے بھیج کر اسے کامیاب بنائیں اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی کو بار آور کرے اور اس کے مفید اور دیرپا اثرات مترتب فرمائے آمین

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

# اخبار قادیان

ـــــ مورخہ ۱۸/۴/۸۴ کو مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے زیر اہتمام ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں وقف عارضی کی بابرکت تحریک میں شامل ہونے والے خدام نے اپنی اپنی تبلیغی مساعی پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ ایک ماہ تک اُردو اور دینی تعلیم سیکھنے کے لئے صوبہ کیرالہ سے آئے ہوئے پندرہ خدام و اطفال کو خوش آمدید کہا گیا۔ اجلاس کے اختتام پر آنے والے ان تمام خدام و اطفال نے اپنا اپنا تعارف کرایا۔

ـــــ مکرم منہاج الھدیٰ صاحب قادیان کی بذریعہ ہائی بلڈ پریشر دماغ کی ایک رگ پھٹ گئی ہے۔ بٹالہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں جہاں موصوف کی حالت پہلے سے بہتر ہے۔ اسی طرح مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر کا ہرنیا کا بٹالہ ہسپتال میں کامیاب اپریشن ہوا ہے ہر دو کی کامل صحت کے لئے احباب دعا کریں۔

# منظوری انتخاب قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

درج ذیل قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی اکتوبر ۱۹۸۵ء تک منظوری دی جاتی ہے۔ جن مجالس میں تاحال قائد مجلس کا انتخاب نہیں ہوا وہ جلد انتخاب کروا کر رپورٹ دفتر مرکزیہ میں ارسال کریں۔

قائد علاقائی اڑلیسہ۔ مکرم ڈاکٹر محمد انوار الحق صاحب بھبنیسور
" " کیرالہ۔ " ٹی کے محمود صاحب کالیکٹ
" " کشمیر حلقہ ا۔ " میر عبد الرحمن صاحب یاری پورہ
" " " ۲۔ " ڈاکٹر فاروق احمد صاحب ...
(تا اکتوبر ۱۹۸۹ء)

مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ۔ مکرم سید نعیم احمد صاحب
(نامزدگی تا اکتوبر ۱۹۸۵ء)

مجلس خدام الاحمدیہ میلاپالیم۔ مکرم ایم بی جمال الدین صاحب
" " کوٹار۔ " ایس عبد الرزاق صاحب
" " چارکوٹ۔ " عبد الرشید صاحب کاڈو
" " ہوگلہ۔ " ماسٹر عبد الحسین صاحب
" " کبیرہ۔ " عبد الرؤف صاحب
" " اندورہ۔ " راجہ منظور احمد خان صاحب
" " رشی نگر۔ " محمد رفیق صاحب بٹ
" " چک ایرچھ۔ " مظفر احمد صاحب قریشی
" " آسنور۔ " ماسٹر عبد العلیم صاحب وانی
" " یاری پورہ۔ " میر عبد الرشید صاحب
" " ماندوجن۔ " ناصر احمد شاہ صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ کوریا۔ مکرم ... احمد صاحب ...
" " شورت " مبارک احمد صاحب ایڈر
" " ناصر آباد " ... نذیر احمد صاحب ...
" " ہاری پاری گام " غلام نبی صاحب راتھر
" " پینتھ پیریرم " صدیق اکبر صاحب
" " کوڈالی " عبد المالک صاحب
" " الانلور " کے پی محمد صاحب
" " موریاکتی " کے پی نور الدین صاحب
" " کوڈیاتھور " پی عبد اللہ ...
" " کڈلائی " ظفیر احمد صاحب
" " کرونا گپلی " مسعود احمد صاحب
" " ارناکلم " پی محمد کریم صاحب
" " الیپی " پی کے تاج الدین صاحب
" " کیناٹور " ٹی عبد الرشید صاحب
" " پینگاڈی " ایم حسن کویا صاحب
" " کالیکٹ " ٹی محمد سعید صاحب
" " بنگلور " سید اقبال احمد صاحب جاوید
" " دیودرگ " اقبال احمد صاحب

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

# منظوری انتخاب عہدیداران لجنات اماء اللہ بھارت

بابت اکتوبر ۱۹۸۳ء تا ستمبر ۱۹۸۶ء

## لجنہ اماء اللہ دہلی

صدر لجنہ محترمہ مقبول بیگم صاحبہ
سیکرٹری " لبشریٰ بیگم صاحبہ
" مال " قدسیہ بیگم صاحبہ
" ناصرات " امۃ القدوس بیگم صاحبہ
" تعلیم " امۃ القدوس بیگم صاحبہ

## لجنہ اماء اللہ مرکرہ

صدر لجنہ محترمہ جی ایم عائشہ صاحبہ
سیکرٹری " ایم ایم نور النساء صاحبہ
" مال " زیب النساء صاحبہ
" ناصرات " انیسہ بیگم صاحبہ

## لجنہ اماء اللہ سورو

صدر لجنہ محترمہ امۃ النور صاحبہ
سیکرٹری مال " حنیفہ بیگم صاحبہ
" تبلیغ " رضیہ لبشریٰ صاحبہ
" ناصرات " انیسہ بیگم صاحبہ
" " نائب " رضیہ بیگم صاحبہ
جنرل سیکرٹری " " "
سیکرٹری تعلیم " " "
" خدمت خلق " سکینہ بی بی صاحبہ
" " نائب " خاتون بی صاحبہ

## لجنہ اماء اللہ سرلونیا گاؤں

صدر لجنہ محترمہ فہیمہ خاتون صاحبہ
نائب صدر " سیدہ عزیزہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری " سیدہ امۃ السلام العبابری صاحبہ
" مال " سنجیدہ بیگم صاحبہ
" تعلیم " روشن آرا صاحبہ

## لجنہ اماء اللہ بنگلور

صدر لجنہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ
جنرل سیکرٹری " کرم شاہدہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری مال " وسیمہ بیگم صاحبہ
" تعلیم " ساجدہ بیگم صاحبہ
" تبلیغ " رضیہ بیگم صاحبہ
" رحمت النساء صاحبہ
" ناصرات " یاسمین سمیع اللہ صاحبہ
" خدمت خلق " فرخندہ بیگم صاحبہ

## لجنہ اماء اللہ کیناٹور

صدر لجنہ محترمہ ٹی زلیخہ صاحبہ
سیکرٹری " ٹی طاہرہ بی صاحبہ

## لجنہ اماء اللہ ساونت واڑی (نئی قائم ہوئی ہے)

صدر لجنہ محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری مال " دلشاد بیگم صاحبہ
" تعلیم و تربیت " رحمت النساء صاحبہ
نائب صدر " آمنہ شفیع صاحبہ
سیکرٹری دار الضیافت " صغورا بیگم صاحبہ

## لجنہ اماء اللہ چارکوٹ

نگران ناصرات محترمہ غلام ارشد صاحبہ
سیکرٹری مال " عزیزہ مبارکہ صاحبہ

## لجنہ اماء اللہ ظہیر آباد

(نئی قائم ہوئی ہے)

صدر لجنہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ
جنرل سیکرٹری " انوری بیگم صاحبہ
نگران ناصرات " نصرت جہاں بیگم صاحبہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

# یوم والدین

تمام مجالس اطفال الاحمدیہ بھارت مورخہ ۳۰ اپریل کو یوم والدین کا انعقاد کریں۔ اس روز جلسہ منعقد کرکے والدین کو بھی مدعو کیا جائے۔ اسی طرح

(۱) :۔ یوم والدین کے روز ہی اطفال کا ایک مثالی وقار عمل بھی منعقد کریں۔

(۲) :۔ جن مجالس اطفال نے تاحال فارم تجنید، فارم تشخیص، بجٹ وغیرہ نہیں بھجوائے وہ اس طرف خصوصی توجہ کریں۔

(۳) :۔ ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ مطبوعہ فارم پر ہر ماہ ارسال کرنے کا اہتمام کریں۔

مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

# درخواست دعا

(۱) :۔ مکرم منیجر صاحب اخبار بدر تحریر کرتے ہیں کہ مکرم خلیق احمد صاحب قریشی آف بریلی کے داماد مکرم مبشر احمد صاحب قریشی مع اہلیہ مکرمہ شاہدہ مبشر صاحبہ دو بچوں امریکہ سے تشریف لائے ہیں اور مورخہ ۱۲ اپریل ۸۶ء کو زیارت مقامات مقدسہ اور رشتہ داروں کی ملاقات کے بعد ربوہ کیلئے روانہ ہو گئے ہیں۔ انکی بخیر و عافیت امریکہ واپسی کے لئے، مکرم خلیق احمد صاحب قریشی کی صحت و تندرستی و دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ مکرم مبشر احمد صاحب نے مبلغ ۱۰/- روپیہ اعانت بدر میں جمع کروائے ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔ (۲) :۔ مکرم عبد المالک صاحب نمائندہ ماہنامہ خالد/تشحیذ الاذہان لاہور تحریر کرتے ہیں کہ مکرم چوہدری شاہ نواز صاحب مالک شاہنواز لمیٹڈ لاہور کو ۱۶ مارچ ۸۶ء کو زیورچ سوئٹزرلینڈ میں دل کا عارضہ ہو گیا تھا اب طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی التجا ہے۔

(ادارہ)

# تقریب رخصتانہ و درخواست دعا

مکرم دلدار خان صاحب آف اودے پور کی بیٹی عزیزہ چاند عثمانی صاحبہ کی مورخہ ۲۹ مارچ ۸۶ء کو رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ بارات کشن گڑھ راجستھان سے آئی تھی اور عزیزہ کا نکاح دو سال قبل محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پڑھا تھا۔ تقریب نہایت پُر وقار طریق کے مطابق پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ اس موقعہ پر لڑکی کے چچا مکرم سردار خاں صاحب نے مبلغ ۱۵/- روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ جملہ قارئین بدر سے اس رشتہ کے مبارک ہونے اور مثمر بہ ثمرات حسنہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال آمد

اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے رزق اور مال میں برکت دی جاتی ہے!

ناظر بیت المال آمد قادیان

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ-۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE No. 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE RINGS OF

أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ

MADE OF PURE GOLD & SILVER AND ALL TIPES OF ORNAMENTS IN LATEST DESIGNS.

PLEASE CONTACT:-

KASHMIR JEWELLERS.

OPPOSITE MASJID AQSA QADIAN-143516.

"..میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام "ص" تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہاؤس
نمبر ۵-۲-۱۸
ملک پیٹ
حیدر آباد-۵۰۰۰۲۵۳

محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ کلکتہ-۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS.

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ:-
23-0222
23-1652
ٹیلیفون نمبرز:-

آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگو لین کلکتہ-۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے:- ایمبسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS.

15-MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے 'آٹو ونگس' کی خدمات حاصل فرمائیے!

AUTOWINGS,

آٹو ونگس

32, SECOND MAIN ROAD.

C.I.T. COLONY,

MADRAS - 600004.

PHONE No. 76360.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS

D/No. 2/54 (1)
MAHADEVPET
MADIKERI - 571201
(KARNATAK)

رحیم کاٹج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA,
BOMBAY - 8.

ریگزین۔ فوم چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایربیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

# پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن - ۳/۵ - ۳ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ - ۷۰۰۰۱۷ فون نمبر:- ۴۳۴۷۱۷

# ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

(تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے)
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈرلیبنر۔ مدینہ میدان روڈ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر:- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر رہے" حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ۔

**اکمل** الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

**کوڈک** الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ **اوشا** پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔" (کشتی نوح)

پیشکش:-

**ROYAL AGENCY**

C.B. CANNANORE – 570001,
H.O. PAYANGADI – 670303 (KERALA)
PHONE – PAYANGADI – 12. CANNANORE – 4498

حیدرآباد والے
فون نمبر:- ۴۲۳۰۱

# بلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز
مسعود احمد ریپئرنگ سروس ورکشاپ (آغاپورہ)
۴۸۷ - ۱ - ۱۶ سعید آباد۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ششم ص ۳۱)
فون نمبر ۴۲۹۱۶ — ٹیلیگرام: سٹاربون

# سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز:- کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس۔ ہارن ہوفس وغیرہ۔
(پتہ)
نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن۔ حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

# "اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

**NIR** ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ہاربر شیلٹ، ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!